EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

URDU GRAMMAR

صرف و نحو اُردُو

Rai Sahib M. Gulab Singh & Sons,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

38th Edition — 2,000 — Price 0-3-5

اِعرابوں کے قاعِدے

نمبرِ شُمار	قاعدے	مِثالیں
۱	مخلُوط ہے دوچشمی لِکھّی گئی +	گھر
۲	نُونِ غُنّہ جو لفظ کے درمیان ہے - اُس پر اُلٹا جزم دِیا ہے - اور جو آخر میں ہے اُس میں نُقطہ نہیں دِیا +	ہنسا - ہیں +
۳	یاۓ معرُوف جو لفظ کے آخر ہے وُہ دائرے کی لِکھّی گئی ہے +	بہلی
۴	یاۓ معرُوف کے سِوا باقی سب یے نبی لِکھّی گئیں +	کے - ہے - گاے - اُڈنے +
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی - اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خُود - خویش +
۶	حرفِ مفتُوح پر وہیں زبر لِکھّا ہے - جہاں واؤ یا یے کے معرُوف اور مجہُول ہونے کا شُبہ پڑتا ہے +[۱]	رہنما لیٔہ - زیور - غور - سَیر +

[۱] باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرستِ مضامین

پہلا حصّہ

صرفؔ[1]

زبان

جب بھوک لگتی ہے۔ تو ہم ماں سے روٹی مانگتے ہیں اور چھٹی کے لئے ماسٹر جی کو عرضی لکھ کر دیتے ہیں ٭

اس سے معلوم ہُوا کہ ہم اپنے دِل کی بات دُوسرے پر دو ہی طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔ ایک بول کر۔ دُوسرے لکھ کر۔ اِسی کا نام بولی یا زبان ہے ٭

پس زبان وُہ ہے۔ جس کے ذریعے سے ہم اپنے دِل کی بات دُوسرے پر ظاہر کر سکیں۔ کُتے بھوں بھوں کرتے ہیں۔ کوّے کائیں کائیں کرتے ہیں۔ مگر یہ ہماری طرح لگاتار بات چیت نہیں کر سکتے۔ اِس

---

[1] صرف کے لُغوی معنی ہیر پھیر کے ہیں۔ چُونکہ علم صرف میں کلموں کا ہیر پھیر اور ادل بدل ہوتا ہے۔ اس لئے اِس کو علم صرف کہتے ہیں اس علم سے غرض یہ ہے کہ انسان صحیح لفظ بولے ٭

لئے اِن کی آوازوں کو زبان نہیں کہتے - زبان وُہی ہے - جو اِنسان بولے +

لفظ

ماں - باپ - مدرسہ - کتاب - سلیٹ - تختی - قلم - دوات - لکھنا - پڑھنا - کھایا - پیا - آتا ہے - جاتا ہے - میں - سے - تک - اور اور جو کچھ ہم مُنہ سے بولتے ہیں اُسے لفظ کہتے ہیں +

لفظوں کی قسمیں

اب تم کہو گے کہ مُنہ سے تو ایسے لفظ بھی بول سکتے ہیں جن کے کچھ معنی نہ ہوں - جیسے مچ - مسلٹ غائیں - بائیں - دانی وغیرہ - تمہارا یہ کہنا دُرست ہے - بیشک لفظ دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک بامعنی جنہیں کلمہ کہتے ہیں - دُوسرے بے معنی جو مُہمل کہلاتے ہیں - بامعنی لفظوں کو ملا کر تو ہم بات چیت کرتے ہیں - جیسے ماں باپ کا ادب کرو - کتاب - سلیٹ تختی اور قلم دوات لے کر مدرسے جاؤ - لکھنا - پڑھنا دِل لگا کر سیکھو - مگر بے معنی کسی کام نہیں آتے - کبھی کبھی یُونہی زبان سے نکل جاتے ہیں - جیسے روٹی ووٹی - پانی وانی +

پس کلمہ وُہ لفظ ہے - جس کے کچھ معنی ہوں +
مُہمل - وُہ لفظ ہے - جس کے کچھ معنی نہ ہوں +
مشق - چاند - سُورج - زمین - لاہور - کھاتا ہے - آئیگا -

ہیں - سے کلمے ہیں - ات - اع - دج - کنہ - ام وغیرہ مُہمل ہیں +
مُہمل تو کسی کام کا نہیں - اِسے تو جانے دو - کلمے کا حال سُنو +

کلمے کی قسمیں

موہن نے پڑھا - سوہن گھوڑے پر چڑھتا ہے - محمود کا بھائی مارا جائیگا - لوہا کُوٹا گیا - خُدا ہے - صُبح ہوئی +
دیکھو ان فقروں میں موہن - سوہن - گھوڑا - محمود - بھائی - لوہا - خُدا - صُبح سب نام ہیں - اور نام کو اِسم کہتے ہیں - اِس لئے یہ سب اِسم ہیں +
اب ایسے لفظوں کو لو - جیسے پڑھا - چڑھتا ہے - مارا جائیگا - پیٹا گیا ہے - ہوئی - اِن سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟ پڑھا - چڑھتا ہے سے کام کرنا - مارا جائیگا - پیٹا گیا سے سہنا - ہے - ہوئی سے ہونا - غرض اِن سے کرنا یا ہونا یا سہنا ظاہر ہوتا ہے - اور ایک اور بات ظاہر ہوتی ہے - مثلاً پڑھا - کوئی پُوچھے - کب پڑھا؟ تو جواب ہوگا - گُزرے ہُوئے زمانے میں - چڑھتا ہے ؟ کب ؟ گذرتے ہُوئے زمانے میں - مارا جائیگا - کب ؟ آنے والے زمانے میں - غرض یوں سمجھو - کہ اِن لفظوں سے کسی زمانے میں - کرنا یا ہونا یا سہنا سمجھا جاتا ہے - ایسے لفظوں کو فعل کہتے ہیں +
اب ایسے لفظوں کو لو - جیسے نے - پر - کا - میں

اِن سے نہ نام ظاہر ہوتا ہے۔ نہ کام کا کِیا جانا۔ بلکہ اُنھوں نے اِن کلموں کو جو اِسم ہیں۔ اور اُنھیں جو فِعل ہیں۔ بیچ میں آکر آپس میں جوڑ دِیا ہے۔ ایسے جوڑ دینے والے کو حرف کہتے ہیں +

اِس بیان سے تمھیں معلُوم ہوگیا ہوگا کہ کلمے کی تین قِسمیں ہیں۔ اِسم۔ فِعل۔ حرف +

اِسم وُہ کلمہ ہے جس سے کِسی کا نام ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے احمد۔ مدرسہ۔ کتاب +

فِعل وُہ کلمہ ہے۔ جس سے کِسی وقت میں کرنا یا ہونا یا سہنا سمجھا جائے۔ جیسے پڑھتے ہیں۔ لکھتے ہیں +

حرف وُہ کلمہ ہے۔ جو نہ کِسی کا نام ہو۔ اور نہ کِسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ صِرف اِسموں اور فِعلوں کو جوڑ دیتا ہو۔ جیسے میں۔ سے۔ تک۔ کو +

مشق۔ اِن فقروں کو غور سے پڑھو۔ اور بتاؤ کہ اِن میں کونسا کلمہ اِسم ہے۔ کونسا **فِعل** اور کونسا **حرف** +

کتاب میں حرف دیکھو۔ تختی پر لکھو۔ موتی نے خط لکھا۔ جوتی کو دِیا۔ احمد کی سلیٹ ٹُوٹ گئی۔ محمُود کا قلم بنا دو۔ پشاور سے کلکتے تک ریل جاری ہے +

نر۔ مادہ یا مُذکّر و مُؤنّث

لڑکا۔ گھوڑا۔ مرد۔ بیل۔ مور۔ مُرغ۔ تختہ۔ چرخہ +
لڑکی۔ گھوڑی۔ عورت۔ گائے۔ مورنی۔ مُرغی۔ تختی۔ چرخی +

تم جانتے ہو کہ لڑکا - گھوڑا وغیرہ نروں کے نام ہیں - اُنہیں کو **مذکر** بولتے ہیں - اور لڑکی - گھوڑی وغیرہ ماداؤں کے نام ہیں - ان کو **مؤنث** کہتے ہیں ×

واحد اور جمع

گھوڑا - گھوڑی - لڑکا - لڑکی - قلم - دوات - بلی - کتا ×
گھوڑے - گھوڑیاں - لڑکے - لڑکیاں - قلمیں - دواتیں بلیاں - کتے ×

تم دیکھتے ہو کہ 'گھوڑا' کہنے سے صرف ایک گھوڑا سمجھا جاتا ہے - اور گھوڑی، کہنے سے صرف ایک گھوڑی اسی طرح باقی اسم بھی ایک ہی ایک سمجھے جاتے ہیں - اس لئے ان کو **واحد** کہتے ہیں - مگر گھوڑے گھوڑیاں وغیرہ کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ گھوڑے گھوڑیاں وغیرہ ہیں اس لئے ان کو **جمع** بولتے ہیں ×

غائب - مخاطب - متکلم

میں تم سے کہتا ہوں کہ موتی نیک چلن لڑکا ہے ×
دیکھو اس کلام میں میں نے موتی کا ذکر کیا ہے - اور وہ اس وقت حاضر نہیں - غائب ہے - تم سے ذکر کیا ہے - تم حاضر ہو - حاضر کو **مخاطب** بھی کہتے ہیں میں تم سے کلام کرتا ہوں - کلام کرنے والے کو **متکلم** کہتے ہیں - پس **غائب** جس کا ذکر کیا جائے - جیسے

موتی - حاضر یا مُخاطب جس سے ذِکر کیا جائے جیسے تم - مُتکلِّم کلام کرنے والا جیسے مَیں +

فاعِل مفعُول

کِسی کام کے کرنے والے کو **فاعِل** کہتے ہیں - اور جس پر کوئی کام کِیا جائے - اُسے **مفعُول** +

حامد نے کُتّے کو مارا - کُتّے کے مارنے کا کام کِس نے کِیا ؟ حامد نے - اِس لئے حامد **فاعِل** ہے - مار کِس پر پڑی ؟ کُتّے پر - اِس لئے کُتّا **مفعُول** ہے +

پس کام کرنے والے کو **فاعِل** کہتے ہیں - اور جس پر کام کِیا جائے - اُس کو **مفعُول** +

مُضاف مُضاف اِلیہ

میری گیند لاؤ - میرا بلّا دو - میرے کان میں درد ہے - میری ناک بند ہے - میری کیا کیا چیزیں ہیں ؟ گیند - بلّا - کان - ناک - یعنی اِن کو میرے ساتھ ایک قِسم کا لگاؤ ہے - پس یہ چیزیں **مُضاف** ہیں - اور میرا - میری - میرے وغیرہ **مُضاف اِلیہ** پورا بیان آگے آئیگا +

اِسم

بناوٹ کی رُو سے اِسم کی تین قسمیں ہیں

لڈّو - پیڑا - دال - روٹی - اینٹ - روڑا - بیل - بوٹا - گنگا - جمنا
پڑھنا - لکھنا - کھانا - پینا - چلنا - پھرنا +
پڑھنے والا - لکھنے والا - کھایا ہُوا - پیا ہُوا - چلتا ہُوا -
پھرتا ہُوا +

دیکھو لڈّو - پیڑا وغیرہ پہلی سطر کے سارے کلمے ایسے اِسم ہیں کہ نہ تو وُہ کسی اَور لفظ سے بنے ہیں - اَور نہ اُن سے کوئی اَور لفظ بن سکتا ہے - پس ایسے اِسم اِسم جامد کہلاتے ہیں +

پڑھنا - لکھنا وغیرہ دُوسری سطر کے سارے کلمے خُود تو کسی لفظ سے بنے نہیں - پر اُن سے اَور بہت کلمے بنتے ہیں - اِنہیں کو اِسم مصادر کہتے ہیں - (مصدر

ے بناوٹ سے لفظی بناوٹ مُراد ہے - مثلاً لڈّو - یہ نہ کسی اَور لفظ سے بنا ہے - اَور نہ اِس سے کوئی اَور لفظ بن سکتا ہے - اِسی طرح پیڑا - دال - روٹی وغیرہ سمجھ لو - ورنہ لڈّو میں مِٹھاس - آٹا - گھی ہوتا ہے - دال میں اناج - پانی - نمک - مرچ - اَور روٹی آٹے پانی کی بنتی ہے - اِس کتاب میں لفظ سے بحث ہے - چیز سے نہیں +

کے معنی نِکلنے کی جگہ) +

پڑھنے والا لکھنے والا وغیرہ تیسری سطر کے تمام کلمے مصدروں سے بنتے ہیں۔ اِن کو اِسم مُشتق کہتے ہیں۔ (مُشتق کے معنی نِکلا ہُوا) +

اِسم جامد جو نہ کسی لفظ سے بنے۔ اور نہ اُس سے کوئی اور لفظ بن سکے۔ جیسے لڈو۔ پیڑا وغیرہ +

اِسم مصدر جس سے اور کلمے بنائے جائیں۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ +

اِسم مُشتق جو مصدر سے بنا ہو۔ جیسے پڑھنے والا۔ لکھنے والا وغیرہ +

معنوں کی رُو سے اِسم کی دو قسمیں ہیں

گنگا۔ جمنا۔ دہلی۔ پنڈی۔ چاند۔ سُورج۔ حامد۔ محمود +

اُونٹ۔ گھوڑا۔ درخت۔ اینٹ۔ پتھر۔ کاغذ۔ قلم۔ دوات +

دیکھو لفظ گنگا۔ جمنا وغیرہ خاص خاص چیزوں پر بولے جاتے ہیں۔ گنگا صرف اُس ایک بڑے دریا کو کہتے ہیں۔ جو ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ جمنا بھی ایک خاص دریا ہے۔ دہلی ایک خاص شہر کا نام ہے۔ اِسی طرح باقی لفظ بھی سمجھ لو۔ پس ایسے اِسم اِسم معرفہ کہلاتے ہیں +

اُونٹ۔ گھوڑا وغیرہ عام چیزوں کے نام ہیں۔ ہر ایک اُونٹ کو اُونٹ کہہ سکتے ہیں۔ ہر ایک قلم کو قلم پس ایسے اِسم اِسم نکرہ کہلاتے ہیں +

اِسمِ معرفہ[1] - جو کسی خاص چیز پر بولا جائے - جیسے گنگا - جمنا وغیرہ ٭
اِسمِ نکرہ جو کسی عام چیز پر بولا جائے - جیسے اُونٹ گھوڑا ٭
مشق - خدا - پیغمبر - اوتار - شہر - قصبہ - پنجاب ہمالہ - مسجد - مندر - لندن - جاپان - اِن میں سے معرفہ اور نکرہ جُدا کرو ٭

اِسمِ معرفہ کی قسمیں

اِسمِ معرفہ کی چار قسمیں ہیں - اِسمِ علم - اِسمِ ضمیر اِسمِ اِشارہ - اِسمِ موصول ٭

۱ - اِسمِ علم

پنجاب - ہندوستان - لاہور - امرتسر - گنگا - جمنا گرُو نانک - بابا فرید ٭
دیکھو پنجاب اور ہندوستان خاص مُلکوں کے نام ہیں - لاہور اور امرتسر خاص شہروں کے - گنگا - جمنا خاص

---

[1] جب ہم لاہور کہتے ہیں - تو ہماری خاص ایک شہر سے مُراد ہوتی ہے جو پنجاب کا صدر ہے - اِس لئے لاہور معرفہ ہے - اُونٹ کا لفظ ایسا ہے کہ ہزار اُونٹ کی قطار ہو - ہر ایک اُونٹ کو اُونٹ بول سکتے ہیں - بے اِنتہا درخت ہیں - ہر ایک درخت کو درخت کہہ سکتے ہیں - اِس لئے اُونٹ اور درخت نکرہ ہیں ٭

دریاؤں کے اور گُرو نانک اور بابا فرید دو خاص بزرگ آدمیوں کے۔ ایسے خاص خاص ناموں کو علم کہتے ہیں۔

پس **علم** خاص چیز کا نام ہے۔ جیسے پنجاب۔ لاہور (علم کے معنی مشہور خاص نام)۔

مُفصّلۂ ذیل اِس کی قسمیں شروع میں بچّوں کو نہ بتائیں۔

تخلّص۔ شاعر اپنا مختصر نام شعروں میں لاتے ہیں جیسے تلسی۔ ذوق۔ سعدی۔

خطاب۔ عزّت کا نام۔ جیسے رائے بہادر۔ خان بہادر۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔

لقب۔ جو نام کسی صفت سے مشہور ہو جائے جیسے محمود نے اپنا لقب سُلطان محمود رکھا تھا۔

کُنیت۔ جو ماں باپ یا بچّوں کے لگاؤ سے پکارا جائے۔ جیسے بجّو کی ماں۔ بُدّھو کا باپ۔

عُرف۔ جو یُونہی مشہور ہو جائے۔ جیسے رام چند عُرف نتّا۔

۲۔ اِسمِ ضمیر

محمود مدرسے آیا۔ محمود جماعت میں بیٹھا۔ محمود نے سبق پڑھا۔ محمود کو چھٹی ملی۔ اور پھر محمود محمود کے گھر چلا گیا۔

لڑکو تم نے دیکھا۔ ذرا سی بات میں چھ دفعہ محمود کا نام لینا پڑا۔ کیسا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اِس عیب کے

دُور کرنے کے لِئے یہ کرتے ہیں کہ ایک جگہ تو نام لے دیتے ہیں۔ پھر ضرُورت ہوتی ہے۔ تو اُس نام کی جگہ اَور چھوٹے چھوٹے لفظ بولتے ہیں۔ پس اُوپر کے فقرے کو یُوں کہینگے۔ محمُود مدرسے آیا۔ وُہ جماعت میں بَیٹھا۔ اُس نے سبق پڑھا۔ اُس کو چھُٹّی ملی۔ اَور پھر وُہ اپنے گھر چلا گیا۔ محمُود کی جگہ وُہ۔ اُس نے۔ اُس کو اَور اپنے بولنے سے وُہی مطلب ادا ہوگیا۔ اِن لفظوں کو ضمیریں کہتے ہیں۔ اِسی طرح میں۔ ہم۔ تُو۔ تُم بھی ضمیریں ہیں۔

تُم کو بتا چکے ہیں کہ غائِب اُس کو کہتے ہیں۔ جس کی نِسبت بات کی جائے۔ حاضِر یا مُخاطب جس سے بات کریں مُتکلّم کلام کرنے والا۔

وُہ۔ وَے غائِب کی ضمیریں ہیں۔ جیسے کل مَیں نے موتی کو دیکھا۔ وُہ بڑا نیک لڑکا ہے۔ حامِد اَور محمُود پاس ہو گئے۔ اب وُہ[1] جماعت چڑھ جائیں گے۔

تُو۔ تُم مُخاطب کی ضمیریں ہیں۔ جیسے تُو بڑا کھلنڈرا ہے۔ تُم بڑے محنتی ہو۔

میں۔ ہم مُتکلّم کی ضمیریں ہیں۔ جیسے مَیں تُمہارا اُستاد ہُوں۔ ہم سب آپ کے شاگرد ہیں۔

پس جو لفظ کسی اِسم کی جگہ بولے جاتے ہیں۔ وُہ اِسمِ ضمیر کہلاتے ہیں۔ اِس نقشے میں ضمیر کی قسمیں دیکھو:۔

[1] اگلے زمانے میں ضمیر جمع غائِب کے لِئے وے بولتے تھے۔ اب متروک ہے۔ واحد اَور جمع دونوں کے لِئے وُہ ہی اِستعمال کرتے ہیں۔

قسمِ ضمیر		واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ضمیر فاعل	مذکر	وُہ آیا	وُہ آئے	تُو آیا	تُم آئے	مَیں آیا	ہم آئے
	مؤنث	وُہ آئی	وُہ آئیں	تُو آئی	تُم آئیں	مَیں آئی	ہم آئیں
ضمیر مفعول		اُس کو یا اُسے	اُن کو یا اُنہیں	تجھ کو یا تجھے	تُم کو یا تمہیں	مجھ کو یا مجھے	ہم کو یا ہمیں
ضمیر مضاف الیہ		اُس کا	اُن کا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا
		اُس کے	اُن کے	تیرے	تمہارے	میرے	ہمارے
		اُس کی	اُن کی	تیری	تمہاری	میری	ہماری

اِسمِ ضمیر۔ مختصر لفظ جو کسی غائب یا مُخاطب یا مُتکلّم کے نام کے بدلے بولا جائے۔

فائدہ

(۱) ادب کے موقع پر واحد کی ضمیروں کی بجائے جمع کی ضمیریں بولی جاتی ہیں۔ مگر تمُ میں کچھ ادب خیال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اُس کو واحد کی جگہ اِستعمال کرتے ہیں اور تُو کسی کو کتنا اچھا نہیں سمجھتے۔ ادب کے موقع پر تمُ کی جگہ آپ۔ جناب۔ حضور۔ جناب عالی۔ غریب پرور مہربان۔ مخدوم وغیرہ بولتے ہیں۔ اور اُس کے بر خلاف ضمیر متکلم کی بجائے اِنکسار کے طور پر کمترین۔ غلام۔

نیاز مند - بندہ - فقیر - مُخلِص - تابعدار - خیر خواہ وغیرہ کہتے ہیں - اور کبھی مقامِ خصُوصیت - یا بے تکلفی میں واحد مُتکلّم کی بجائے اپنا اور یاروں کا لفظ بول دیتے ہیں - جیسے اپنا حال تو ایسا ہی ہے یار تو گھر جاتے ہیں ؛

(۲) ضمیریں مُذکّر - مؤنّث - اِنسان - غیر اِنسان کے لئے یکساں آتی ہیں - جیسے لڑکا آیا اور وُہ چلا گیا - لڑکی آئی اور وُہ چلی گئی - میں گیند پھینکتا ہُوں - تُم اُس کو لپکو ؛

(۳) ضمیرِ مُضاف اِلیہ میں اگر مُضاف مُؤنّث ہو تو واحد اور جمع کی تمیز نہیں ہوتی - جیسے اُس کی کِتاب یا کِتابیں - اُن کی کِتاب یا کِتابیں ؛

(۴) میں - سے - کو - تک - تلک - پر - کا - کے - کی نے - والا جب جُملوں میں داخل ہوتے ہیں - تو اِنھوں میں تبدیلیاں کر دیتے ہیں - اور تبدیلیاں کرنے یا بدل دینے والے کو مُغیّر کہتے ہیں - اِس لئے یہ سب حُرُوفِ مُغیّرہ کہلاتے ہیں ؛

تبدیلیاں

(۱) جب ضمیر فاعلی غائب کے بعد حرفِ مُغیّرہ آئے تو واحد میں اُس اور جمع میں اُن آئیگا ؛

(۲) نے داخل ہونے سے واحد میں اُس نے اور جمع میں اُنھوں نے آئیگا ؛

(۳) جب ایک جُملے میں دو ضمیریں مُتکلّم یا حاضر یا

غائب کی اِس طرح آئیں کہ پہلی ضمیر فاعل کی اور دُوسری مُضاف اِلَیہ کی ہو۔ تو دُوسری ضمیر اپنا یا اپنے یا اپنی سے بدل جاتی ہے۔ جیسے تُو اپنا گھر سنبھال - ہم اپنے گھر جائیں - وُہ اپنی کتاب پڑھتا ہے ؛

۳-اِسْمِ اِشارہ

یہ درخت پاس ہے- وُہ دُور ہے ؛

دیکھو مَیں نے ہاتھ یا آنکھ سے اِشارہ کیا ہے کہ یہ درخت پاس ہے- اور وُہ دُور ہے- پس یہ اور وہ اِسْمِ اِشارہ ہیں ؛

اِسْمِ اِشارہ جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں- جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہیں - اُس کو مُشارٌ اِلَیہ کہتے ہیں - جیسے اُوپر کی مِثال میں درخت مشارٌ اِلَیہ ہے ؛

واحد- جمع

اِشارے کی دو قسمیں ہیں (۱) قریب کے لئے یہ - یے

(۲) بعید کے لئے وُہ - وَے

مگر اب وَے کی جگہ بھی وُہ ہی بولا اور لِکھّا جاتا ہے ؛

فائدے

(۱) کبھی مُشارٌ اِلَیہ مذکُور ہوتا ہے- جیسے کہیں کہ یہ لڑکا پاس ہے - اور کبھی مُقدّر - جیسے صِرف یہ کہیں کہ یہ پاس ہے ؛

(۲) اصل میں مُشارٌ اِلَیہ ایک اِسْمِ نکرہ ہوتا ہے-

اِشارہ کرنے سے معرفہ ہو جاتا ہے ؛
(۳) جو اِسم مکان یا زمانے کے معنوں میں آئیں۔ جیسے گھر۔ جگہ۔ پاس۔ طرف۔ رات۔ دِن۔ گھڑی۔ اور قدر۔ طرح۔ وضع۔ اِن سب کو تابع مُغیّرہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی حرُوفِ مُغیّرہ کی طرح عمل کرتے ہیں ؛
(۴) جب اِسمِ اِشارہ کے بعد حرُوفِ مُغیّرہ یا تابع مُغیّرہ آئیں تو قریب کے لئے اِس اور اِن اور بعید کے لئے اُس یا اُن ہو جائیگا ؛
(۵) اِسمِ اِشارہ اور ضمیر میں یہ فرق ہے کہ اِشارہ کِسی عضو سے ہوتا ہے۔ ضمیر کا خیال دِل ہی میں ہوتا ہے (ضمیر کے معنی بھی دِل کی بات ہیں) ؛

۴۔ اِسمِ مَوصُول

جو نیک بچّہ ہے۔ وُہ سب کو پیارا ہے۔ جَونسا آم چاہتے ہو لے لو ؛
دیکھو اِن فقروں میں جو اور جَونسا ایسے لفظ ہیں کہ وُہ اکیلے پُورے معنی نہیں دیتے۔ جب اُن کے ساتھ "نیک بچّہ ہے" اور "آم چاہتے ہو" مِلایا۔ تو بات کا ایک حِصّہ بن گئے۔ ایسے لفظوں کو اِسمِ مَوصُول کہتے ہیں ؛
اِسمِ مَوصُول وُہ ہے کہ جب تک اُس کے ساتھ کوئی اور جُملہ نہ مِلایا جائے۔ پُورا فائدہ نہ دے ؛
اِستعمال۔ جو مُذکّر۔ مُؤنّث۔ واحِد۔ جمع سب کے لئے آتا ہے۔ جیسے جو لڑکا نیک ہے۔ جو لڑکی نیک ہے۔ جو

لڑکے نیک ہیں - جوَنسا واحد مُذکّر کے لیئے آتا ہے۔
جمع مُذکّر ہیں - اِس کا الِف یائے مجہُول سے بدل جاتا ہے
اور مؤنّث میں یائے مَعرُوف سے - جیسے جوَنسا لڑکا -
جوَنسے لڑکے - جوَنسی لڑکی یا لڑکیاں ۔

فائدے

(۱) جو اِسم موصُول کے بعد حرُوفِ مُغیّرہ یا تابع مُغیّرہ
آئیں - تو واحد میں جِس اَور جمع میں جِن بولا جائیگا - جیسے
جِس کو دیکھا - اپنے مطلب کا یار پایا - جن کو تُم چاہتے
تھے - وُہ آگئے ۔

(۲) نے کی حالت میں واحد کے لیئے جِس نے - جن نے
جمع کے لیئے جِنھوں نے بولا جائیگا ۔

اِسم نکِرہ کی قسمیں

اِسم نکِرہ کی سات قِسمیں ہیں - اِسم ذات - اِسم اِستفہام
اِسم صِفت - مصدر - اِسمِ فاعِل - اِسم مفعُول - اِسم حالیہّ -

۱ - اِسم ذات

آدمی - گھوڑا - بِلّی - کُتّا - دُھوپ - چھاؤں -
رات - دِن ۔

تُم دیکھتے ہو کہ آدمی کی اَور ذات ہے - گھوڑے کی
اَور بِلّی کی اَور ذات ہے - کُتّے کی اَور - اِسی طرح دُھوپ
چھاؤں - رات - دِن وغیرہ کا فرق ظاہر ہے - ایسے

اِسم اِسمِ ذات کہلاتے ہیں ÷
اِسمِ ذات کسی چیز کا وُہ نام ہے - جس سے اُس چیز کی تمیز دُوسری قسم کی چیزوں سے ہو جائے - اُس کی یہ قسمیں ہیں - اِسمِ تصغیر - اِسمِ آلہ - اِسمِ ظرف اِسمِ صوت ÷

۱-اِسمِ تصغیر

کسی بڑی چیز سے اُسی قسم کی چھوٹی چیز کے نام کو اِسمِ تصغیر کہتے ہیں - دیکھو تھال - بالا - پیالہ -گونڈا - ٹانگ - ڈبّا - مرد - مکھ - صندُوق - ڈھول بڑی چیزوں کے نام ہیں - اور اِن کی چھوٹی چیزوں کے نام یہ ہیں تھالی - بالی - پیالی - گُنڈالی - ٹنگری - ڈبیا - مردُوا - مکھڑا صندُوقچہ - ڈھولک - یہی اِن کے اِسمِ تصغیر ہیں ÷
اِسمِ تصغیر وُہ اِسمِ ذات ہے - جس کے معنوں میں کسی طرح کا چھوٹا پن پایا جائے ÷
قاعدہ - اِسموں کے آخر - ی - یا - لی - لا - ڑی - ڑا - دا - چہ - ک - میں سے ایک لگا دینے سے اِسمِ تصغیر بن جاتا ہے - جیسا اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے ÷
کبھی اِسمِ تصغیر حقارت اور پیار کے لئے بھی آتا ہے - جیسے مردک - بچُونگڑا ÷

۲-اِسمِ آلہ

قلم - قینچی - چاقُو - چھلنی - پھکنی - گھڑیال - نکیل - پنکھا

دیکھو یہ سب اوزاروں کے نام ہیں۔ ایسے اِسم اسمِ آلہ کہلاتے ہیں۔

اِسمِ آلہ وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جس کے معنی ہتھیار کے ہوں۔ جیسے قلم۔ چاقو۔ قینچی وغیرہ۔

قاعدہ۔ یہ اِسم اکثر بناوٹی نہیں ہوتے۔ کبھی مصدر سے بنا لیتے ہیں۔ جیسے پھُکنی۔ کھرچنی۔ کبھی اِسم کے آخر ال۔ یل لگاتے ہیں۔ جیسے گھڑیال۔ نکیل۔ گھڑی اور ناک سے۔

۳۔ اِسمِ ظرف

(۱) صُبح۔ شام۔ رات۔ دِن۔ مہینہ۔ برس۔ یہ وقتوں کے نام ہیں۔

(۲) گھر۔ شہر۔ گاؤں۔ مدرسہ۔ حویلی۔ پاٹ شالہ۔ دھرم شالہ۔ پھُلواڑی۔ یہ جگہوں کے نام ہیں۔

پس یہ دونو قِسم کے اِسم اِسمِ ظرف کہلاتے ہیں۔

اِسمِ ظرف وُہ اِسمِ ذات ہے۔ جس کے معنی جگہ یا وقت کے ہوں۔

صُبح۔ شام وغیرہ ظرفِ زمان کہلاتے ہیں۔ گھر۔ شہر وغیرہ ظرفِ مکان۔

۴۔ اِسمِ صوت

(۱) دھت۔ دھت۔ ہری ہری۔ دھوت دھوت۔

(۲) کائیں کائیں۔ میاؤں میاؤں۔ چُوں چُوں۔

(۳) کھٹ کھٹ - سائیں سائیں ❖

تم دیکھتے ہو کہ پہلی قسم کی آوازیں جانوروں کے ہانکنے اور بُلانے کے واسطے ہیں دُوسری قسم کی آوازیں جانوروں کی آوازوں کی نقلیں ہیں - اور تیسری قسم کی آوازیں دو چیزوں کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہیں اِن آوازوں کو اِسمِ صَوت کہتے ہیں ❖

اِسمِ صَوت وُہ اِسمِ ذات ہے - جس کے معنی آواز کے ہوں (صَوت کے معنی آواز) ❖

۲- اِسمِ اِستِفہام

تُم کون ہو ؟ تُمہارے ہاتھ میں کیا ہے ؟ تُم کب آئے ہو ؟ یہ درخت کِتنا اُونچا ہوگا ؟ تُم کیوں نہیں پڑھتے تُمہارا مزاج کیسا ہے ؟

تُم نے خیال کیا ؟ اِن فقروں میں کیا - کون - کب - کِتنا کیوں - کیسا پُوچھنے کے لئے آئے ہیں - اِس لئے اِن کو اِسمِ اِستِفہام کہتے ہیں - (اِستِفہام کے معنی پُوچھنا) ❖

اِسمِ اِستِفہام وُہ اِسم ہے - جو پُوچھنے کی جگہ بولا جائے ❖

۳- اِسمِ صِفت

کالا - ہرا - سُرخ - سفید - اچھا - بُرا - لاہوری - مُلتانی -

کون اِنسان کے لئے - کیا حیوانوں اور اَور چیزوں کے لئے کب تعداد کے لئے کِتنا مقدار کے لئے کیوں سبب کے لئے کیسا صِفت کے لئے ہے ❖

پہلا - دُوسرا ؛

بچّو! جب ہم کالا کہتے ہیں - تو اُس وقت ہمارے دل میں دو خیال پیدا ہوتے ہیں - ایک تو وُہ کالی چیز دُوسرے کالک - اِسی طرح جب ہرا کہتے ہیں - تو ایک تو ہری چیز - دُوسرے ہریاول خیال میں آتی ہے - اُس کالی یا ہری چیز کو تو موصُوف کہتے ہیں - اور کالک یا ہریاول کو **صِفت** - اور ایسی صِفت جِس اِسم کے ساتھ لگی ہوئی پائی جاتی ہے - اُسے اِسمِ **صِفت** ؛

پس اِسمِ **صِفت** وُہ اِسم ہے - جِس میں بھلائی یا بُرائی یا کوئی اور صِفت پائی جائے - جیسے اچھّا - بُرا - پکّا - بودا - سُرخ - سبز - چَوتھا - پانچواں وغیرہ ؛

قاعِدہ (۱) صِفت بنانے میں اکثر اِسم کے آخر الف لگایا جاتا ہے - جیسے مَیلا - نیلا (۲) کبھی دو اِسموں کے ملنے سے بن جاتا ہے - جیسے انمول - نڈر - بیڈول اٹل - دِل چلا - من چلا - (۳) سیاہ - سفید - بہادر دلیر وغیرہ فارسی ہیں (۴) امیر - غریب - شجاع - حیوان احمق عربی ہیں ؛

صِفت کی چار قسمیں ہیں - صِفتِ مُشبّہ - صِفتِ نسبتی اِسمِ عدد صِفتِ عددی ؛

ﻠﮧ اُستاد کو چاہیئے کہ اِن مِثالوں سے طلبہ کے ذِہن نشین کردے کہ اچھّا بُرا وغیرہ میں کس طرح اِسم مع ایک صفت یا خصُوصیّت کے ہے ؛

۱۔ صِفتِ مُشبّہ

تم سمجھ چکے ہو کہ جب ہم کالا کہتے ہیں۔ تو اُس سے دِل میں دو خیال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک کالی چیز دُوسرے کالک۔ تیسرے ایک یہ بات بھی ہوتی ہے کہ اس چیز میں کالک ہمیشہ کے لئے خیال میں آتی ہے یا اس کا کبھی کالا ہونا سمجھا جاتا ہے۔ کبھی سفید ہو جانا۔ اگر اُس میں کالک کی صفت ہمیشہ کے لئے سمجھی جاتی ہے۔ تو اُسے صِفت مُشبّہ کہتے ہیں۔ جیسے کالا توا (روٹی پکانے کا) دیکھو توے میں کالک کا ہونا ہمیشہ کے لئے سمجھا جاتا ہے اس لئے کالا صفت مُشبّہ ہے۔ اسی طرح بہادر۔ اُس میں بھی بہادری ہمیشہ کے لئے سمجھی جاتی ہے۔ کچھ عرصے کے لئے نہیں۔ اس لئے یہ بھی صفت مُشبّہ ہے +

پس صِفتِ مُشبّہ وُہ اِسم ہے۔ جس میں صفت کے معنی ہمیشہ کے لئے سمجھے جائیں۔ جیسے سیاہ۔ سفید۔ اچھا۔ بُرا۔ سُورما وغیرہ ∴

صفت کے تین درجے ہیں

حامد اچھا لڑکا ہے۔ موہن اُس سے بھی اچھا ہے

---

[۱] اگر اُس اِسم میں صفت ہمیشہ کے لئے نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ صِرف کچھ عرصے کے لئے خیال کی جاتی ہے۔ تو اُسے اِسمِ فاعل کہتے ہیں۔ جیسے سونے والا۔ اِس میں سونے کی صِفت اُس وقت تک ہے۔ جب تک وُہ سو رہا ہے ۔

احمد تو بہت ہی اچھا ہے +

اِن مثالوں میں اچھا- اُس سے بھی اچھا- بہت ہی اچھا تینوں اِسمِ صفت ہیں- لیکن تینوں میں فرق ہے پہلا تو صرف اچھا ہے- کسی دُوسرے سے مقابلہ کرکے اُس کو اچھا نہیں کہا ہے- اِس کو **تفضیلِ نفسی** کہتے ہیں دُوسرا اِس سے بھی اچھا ہے- اُس کا پہلے لڑکے کے ساتھ مُقابلہ کرکے اُس اچھائی میں اِس سے زیادہ کہا ہے- لیکن صرف اُسی سے اچھا ہے- سب لڑکوں سے اچھا نہیں- اِس لئے اُس کو **تفضیلِ بعض** کہتے ہیں- تیسرا بہت ہی اچھا ہے- اُس کو کُل لڑکوں سے اچھا سمجھا ہے اِس لئے اِس کو **تفضیلِ کُل** کہتے ہیں؛

پس صفت کے تین درجے ہوئے پہلا تفضیل نفسی دُوسرا تفضیلِ بعض تیسرا تفضیل کُل +

مثالیں

تفصیل نفسی	تفضیلِ بعضِ	تفضیلِ کُلِ
اچھا	بہت اچھا اُس سے اچھا	نہایت ہی اچھا بہت ہی اچھا اچھے سے اچھا
بُرا	بہت بُرا اُس سے بُرا	بہت ہی بُرا نہایت ہی بُرا بُرے سے بُرا
فارسی میں نیک بد	نیک تر بد تر	نیک ترین بد ترین

۲-صِفتِ نِسبتی

لاہوری - مُلتانی - کشمیری - وِلائتی - عیسائی - نُورانی پہاڑیہ - گورکھیہ ÷

جب ہم لاہوری کہتے ہیں - تو صِفتِ مُشبّہ کی طرح اِس میں بھی دو خیال دِل میں آتے ہیں - ایک تو وُہ چیز یا آدمی جو لاہور سے کوئی لگاؤ (نِسبت) رکھتا ہے - دُوسرے لاہور شہر - اِسی طرح مُلتانی - کشمیری وغیرہ میں سمجھ لو - اِسی لئے اِس کو صِفت میں شامل کیا ہے ÷

اِس کلِمے کی بناوٹ میں بھی دو چیزیں ہوتی ہیں - ایک تو اِسم اور ایک حرفِ نِسبت - جیسے لاہوری میں لاہور اِسم ہے - اور ی حرفِ نِسبت - پہاڑیہ میں پہاڑ اِسم ہے - اور یہ حرفِ نِسبت - اِنہی حرُوفِ نِسبت کے اِسم کے ساتھ لگ جانے سے اُس میں نِسبت کی صِفت پیدا ہو جاتی ہے - اِس لئے اِس کو صِفت نِسبتی کہتے ہیں ÷

صِفت نِسبتی اُس صِفت کا نام ہے - جو کسی لگاؤ کے باعث کسی اِسم میں پائی جائے ÷

۳-اِسم عدد

تم نے حساب میں پڑھا ہے کہ عدد ۱ ، ۲ ، ۳ وغیرہ چیزوں کی گنتی بتاتے ہیں - جیسے ۵ لڑکے ۱۰ مرد - اِس میں پانچ اور دس عدد ہیں - لڑکے معدُود

(گنے گئے) صفت کی طرح عددوں میں بھی دو خیال آتے ہیں - ایک چیزیں دوسرے اُن کی گنتی - انہیں کو اسمِ عدد کہتے ہیں +

اِسمِ عدد وُہ صفت ہے - جو کسی شے کی تعداد کو ظاہر کرے - جیسے ایک - دو - تین وغیرہ +

فائدے

۱- عدد اور معدُود میں مُطابقت ہوتی ہے - جیسے ایک لڑکا - دو لڑکے +

۲- جب سب کے سب مُراد ہوں - تو واوِ مجہُول اور نُونِ غُنّہ زیادہ کرتے ہیں - جیسے چاروں - پانچوں +

۳- جب پانچ کے ساتھ سَو کا عدد ذِکر کریں - تو ج حذف ہو جائیگی - جیسے پانسَو +

قاعدہ جب اِن کے بعد حُرُوفِ مُغیّرہ آئیں - تو الف یاے مجہُول یا معرُوف سے بدل جاتا ہے - جیسے آٹھویں مرد نے یا آٹھویں عورت نے +

۴- صفت عددی

یہ تو تم سمجھ گئے کہ اِسمِ عدد سے کِسی شے کی تعداد ظاہر ہوتی ہے - اسی طرح اگر کِسی شے کے درجے یا رُتبے ظاہر کرنے ہوتے ہیں - تو کہتے ہیں - پہلی کِتاب دُوسری کتاب - پہلا حِصّہ - دُوسرا حِصّہ - پہلی کِتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ کِتاب کا درجہ پہلا ہے - دُوسری کِتاب سے معلُوم ہوتا ہے کہ درجہ دُوسرا ہے - پس

پہلی - دوسری یا پہلا - دوسرا صِفت عددی کہلاتے ہیں
صِفتِ عددی وُہ صِفت ہے - جس سے یہ ظاہر ہو
کہ اُس شے کا درجے یا رُتبے میں کونسا نمبر ہے ÷

۴- مصدر (نِکلنے کی جگہ)

ہونا - ہو جانا - لِکھنا - پڑھنا - کھانا - پینا - مارا جانا
دھویا جانا - کوٹا جانا ÷

تُم نے دیکھا اِن سب کے آخر میں **نا** ہے - اور معنوں
میں یا تو ہونا پایا جاتا ہے - **جیسے** ہونا - ہو جانا یا کرنا
جیسے لِکھنا - پڑھنا - کھانا پینا - یا **سہنا - جیسے** مارا جانا
دھویا جانا - کوٹا جانا وغیرہ - مگر اس کام کے ہونے
کرنے یا سہنے کا کوئی وقت مُقرر نہیں ÷

ایسے اِسم **مصدر** کہلاتے ہیں - اِن کے آخر
نا ہوتا ہے - اور معنوں میں کر**نا** یا ہو**نا** یا سہ**نا** پایا جاتا
ہے - مگر وقت کا پتا نہیں کہ کرنا یا ہونا یا سہنا
کب ظاہر ہُوا ÷

پس **مصدر** وُہ اِسم ہے کہ جس میں کرنا یا ہونا یا
سہنا بغیر لگاؤ زمانے کے پایا جائے ÷

بعض ایسے بھی اِسم ہیں کہ اُن کے آخر میں نا تو ہے
مگر وُہ مصدر نہیں ہیں - جیسے نانا - پرانا - تانا - بانا

---

[1] مصدر کی اِس تعریف میں تینوں قِسم کے مصدر آ جاتے
ہیں - ہونا میں تمام لازِم - کرنا میں مُتعدّی - اور سہنا
میں مجہول ÷

گِنتا - پتّا وغیرہ - کیونکہ اِن کے معنوں میں کِسی کام کا ہونا یا کرنا یا سہنا نہیں پایا جاتا ۔

بناوٹ (وضع) کی رُو سے مصدر کی دو قسمیں ہیں

(۱) اصلی (وضعی) (۲) بناوٹی (غیر وضعی)

آنا - جانا - چلنا - پھرنا - لکھنا - پڑھنا - کھانا - پینا - دینا - لینا - شور کرنا غُصّے ہونا - بدلنا - خریدنا - مکیانا - پنیانا ۔

دیکھو - آنا - جانا - لکھنا - پڑھنا وغیرہ ایسے مصدر ہیں کہ جب سے یہ زبان بنی ہے - ایسے کے ایسے ہی چلے آتے ہیں - اِس لئے اِن کو اصلی (وضعی) کہتے ہیں - مگر شور کرنا - غُصّے ہونا - بدلنا وغیرہ ایسے مصدر نہیں - یہ پھر بنے ہیں - شور کرنا شور اور کرنا سے - غُصّے ہونا غصّہ اور ہونا سے - بدلنا بدل اور نا سے - خریدنا خرید اور نا سے - اِسی طرح مکیانا مکّی سے اور پنیانا پانی سے بنائے ہیں - ایسے مصدر بناوٹی (غیر وضعی) کہلاتے ہیں ۔

پس مصدر اصلی (وضعی) وُہ ہے - جو بناوٹی نہ ہو جیسے آنا - جانا - لکھنا - پڑھنا وغیرہ ۔

مصدر بناوٹی (غیر وضعی) وُہ ہے - جو بناوٹی ہو جیسے شور کرنا - بدلنا وغیرہ ۔

معنوں کی رُو سے مصدر کی دو قسمیں ہیں

(۱) لازم - (۲) مُتعدّی

تُم کو بتایا جا چُکا ہے کہ کسی کام کے کرنے والے کو فاعِل کہتے ہیں - اور جس پر کام کیا جائے - اُسے مفعُول اور کام کو فِعل +

اب کچھ فقرے لو - احمد آتا ہے - محمُود جاتا ہے حامد چلتا ہے - موہن روٹی کھاتا ہے - سوہن پانی پیتا ہے - رادھا کتاب پڑھتا ہے - بتاؤ لڑکو! آتا ہے - جاتا ہے - چلتا ہے - کھاتا ہے - پیتا ہے - پڑھتا ہے - یہ سب کیا ہیں؟ جناب فعل - دیکھو یہ سب فِعل مصدر آنا - جانا - چلنا - کھانا - پینا - پڑھنا سے نکلے ہیں - اب پہلے فقرے کو پھر لو - احمد آتا ہے - اس میں صرف فاعِل اور فِعل ہی پایا جاتا ہے - احمد فاعِل - آتا ہے فِعل - اور پھر دُوسرے فقرے کو لو - موہن روٹی کھاتا ہے - اِس میں فاعِل - مفعُول - اور فِعل تینوں ہیں - غرض بعض فِعل ایسے ہیں - جن کا کام فاعِل ہی پر ختم ہو جاتا ہے - اور بعض ایسے ہیں - جو فاعِل اور مفعُول دونوں کو چاہتے ہیں - پہلی قسم کے فِعل لازم کہلاتے ہیں - اور دُوسری قسم کے مُتعدّی - لازِم فِعل جن مصدروں سے نکلتے ہیں - اُن کو مصدرِ لازِم[1] کہتے

[1] لازِمی کہنا غلط ہے +

ہیں - اور مُتعدّی فعل جن مصدروں سے نکلتے ہیں - اُنہیں مصدرِ مُتعدّی ٭

پس مصدر لازم وُہ مصدر ہے کہ اُس سے جو فعل نکلیں - وُہ صرف فاعل کو چاہیں ٭

مصدر مُتعدّی وُہ مصدر ہے کہ اُس سے جو فعل نکلیں - وُہ فاعل اور مفعُول دونو کو چاہیں ٭

مفعُول کے لحاظ سے مُتعدّی مصدر کی تین قسمیں ہیں

(۱) جس میں صرف ایک مفعُول ہو۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ
(۲) " " " دو " ہوں " دینا کھلانا وغیرہ
(۳) " " " تین " " " دلوانا - کھلوانا - وغیرہ ٭

بناوٹ کے لحاظ سے مُتعدّی مصدر کی دو قسمیں ہیں

(۱) اصلی - جیسے کھانا پینا - لکھنا - پڑھنا - یہ شرُوع سے ایسے کے ایسے چلے آئے ہیں - اُن کو مُتعدّی بنفسہٖ کہتے ہیں ٭

(۲) بناوٹی - جیسے کھلوانا - بلوانا - پڑھوانا - ان کو مُتعدّی بالواسطہ کہتے ہیں ٭

مصدرِ لازم سے پہلے درجے کے مصدرِ مُتعدّی بنانے کا قاعدہ

(۱) علامتِ مصدر سے پہلے الِف زیادہ کرو۔ جیسے دبنا سے دبانا۔ چلنا سے چلانا۔ جلنا سے جلانا +

(۲) پہلے حرف کے بعد اُس کی حرکت کے موافق الِف یا واؤ یا ی لگاؤ۔ جیسے مرنا سے مارنا۔ رُکنا سے روکنا۔ پِسنا سے پیسنا +

(۳) اگر کسی دو[۱] حرفی مصدر میں دُوسرا حرف حرفِ عِلّت ہو۔ تو یہ حرف لام اَور الِف سے بدل جاتا ہے جیسے رونا سے رُلانا +

(۴) اگر کسی سہ حرفی مصدر میں دُوسرا حرف حرفِ عِلّت ہو۔ تو یہ حرفِ عِلّت اکثر گِر جاتا ہے۔ جیسے بھاگنا بھگانا۔ جاگنا جگانا۔ کُودنا۔ کُدانا +

بعض مصدر اَیسے ہوتے ہیں کہ وُہ مُتعدّی بن ہی نہیں سکتے۔ جیسے آنا۔ جانا۔ بنانا۔ گھبرانا وغیرہ۔ اِن کو لازِم یا مُتعدّیِ محدُود کہتے ہیں +

---

[۱] دو حرفی۔ سہ حرفی وغیرہ مصدروں سے وُہ مصدر مُراد ہیں۔ جن میں علامت مصدر کے پہلے دو حرف یا تین حرف ہوں۔ اَور پانچ حرفوں سے زیادہ کا مصدر نہیں ہوتا +

دُوسرے درجے کے مُتعدّی یعنی مُتعدّیِ المتعدّی بنانے کا عام قاعدہ

(۱) علامتِ مصدر سے پہلے وا زیادہ کرو - جیسے کٹنا سے کٹوانا +

(۲) اگر کسی مصدر میں دُوسرا حرف حرفِ علّت ہو تو دو حرفی مصدر میں لام سے بدل جائے گا - اور سہ حرفی وغیرہ میں گر جائیگا - جیسے دینا سے دِلوانا رُکنا سے رُکوانا وغیرہ +

مصدرِ معرُوف و مجہُول

معرُوف - جن فعلوں کا فاعل معلُوم ہو - جیسے زید مارتا ہے - یعنی مارنے والا معلُوم ہے - وہ معرُوف کہلاتے ہیں - اور جن مصدروں سے یہ فعل نکلے ہیں اُنہیں بھی معرُوف کہتے ہیں +

مجہُول - جن کا فاعل معلُوم نہ ہو - جیسے زید مارا گیا - یعنی مارنے والا معلُوم نہیں - اُن کو مجہُول کہتے ہیں - اور جن مصدروں سے یہ نکلے ہیں - اُنہیں مصدرِ مجہُول +

مصدرِ مُثبت و منفی

یعنی کام کے لیئے تمہارے ماسٹر جی کہتے ہیں کہ

بچو! یہ کام کرنا - اور بعضے کام کو منع کرتے ہیں کہ یہ نہ کرنا ٭

پس کرنا مصدرِ مُثبت کہلاتا ہے - اور نہ کرنا مصدرِ منفی - اور نہ یا نہیں حرفِ نفی ٭

مصدرِ مُثبت وُہ مصدر ہے - جس کے شروع میں حرفِ نفی نہ ہو - جیسے آنا کھانا ٭

مصدرِ منفی وُہ مصدر ہے - جس کے شروع میں حرفِ نفی ہو - جیسے نہ آنا نہ کھانا ٭

حاصِلِ مصدر

یہ تو تُم سمجھ گئے کہ مصدر سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جاتا ہے - مثلاً مارنا - کُوٹنا - جلنا - سُوجنا اب اگر اِن مصدروں میں سے اِن کا حاصِل نکال لیں یعنی اِن میں سے ایسے لفظ نکال لیں - جن سے وُہ کیفیت یا اثر سمجھا جائے - جو اُن مصدروں میں موجود ہے - تو اُنہیں حاصِلِ مصدر کہیں گے جیسے مارنا سے مار - کُوٹنا سے کُوٹ - جلنا سے جلن - سُوجنا سے سُوجن

پس حاصِلِ مصدر وُہ ہے - جس سے مصدر کی کیفیت یا اثر سمجھ میں آئے ٭

اِس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں - اکثر نیچے لکھے ہُوئے وزنوں پر آتے ہیں ٭

(۱) لُوٹ مار - پیٹ - لُوٹنا - مارنا - پیٹنا سے علامتِ مصدر دُور کی گئی ہے ٭

(۲) جھگڑا - رگڑا - جھگڑنا - رگڑنا سے علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد ا زِیادہ کِیا ہے ÷

(۳) چڑھاؤ - بچاؤ - چڑھنا - بچنا سے علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد اؤ زِیادہ کِیا ہے ÷

(۴) ہنسی - مری - ہنسنا - مرنا سے علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد ی زِیادہ کی ہے ÷

(۵) لڑائی - بھڑائی - لڑنا - بھڑنا سے - علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد ائی زِیادہ کی ہے ÷

(۶) سُوجن - جلن - سوُجنا - جلنا سے - علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد ن زِیادہ کِیا ہے ÷

(۷) مِلاوٹ - سجاوٹ مِلانا - سجانا سے - علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد وٹ زِیادہ کِیا ہے ÷

(۸) بلبلاہٹ - پلپلاہٹ - بلبلانا - پلپلانا سے علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد ہٹ زِیادہ کِیا ہے ÷

(۹) بہلاوا - پھیلاوا - بہلانا - پھیلانا سے علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد وا زِیادہ کِیا ہے ÷

(۱۰) مِلاپ - رٹنت - بکواس وغیرہ - اِن میں علامتِ مصدر دُور کرنے کے بعد اپ - نت - واس زِیادہ کِیا ہے ÷

۵ - اِسمِ فاعِل

(۱) کھانے والا - پینے والا - (۲) مرنے والا - جینے والا ÷

دیکھو - کھانے والا - یہ اُس شخص کو بتاتا ہے -

جو اپنے اِختیار سے کِسی چیز کے کھانے کا کام کرے۔ مرنے والا اُس شخص کو بتاتا ہے۔ جو مرنے کا کام بے اِختیاری سے کرے۔ پس ایسے اِسم اِسمِ فاعِل[1] کہلاتے ہیں ؞

اِسمِ فاعِل وُہ اِسم ہے۔ جو اُس آدمی یا چیز کو ظاہر کرے۔ جِس نے کام اپنے اِختیار یا بے اِختیاری سے کیا ہو ؞

قاعِدہ۔ تم خود سمجھ گئے ہوگے کہ کھانا سے کھانے والا۔ پینا سے پینے والا بنا لیا ہے۔ یعنی مصدر کے آخر کے الف کو ے سے بدل کر **والا** لگا دِیا ہے۔ کبھی ہار بھی لگاتے ہیں۔ جیسے ہوشیار۔ مرن ہار ؞

بعض فارسی اِسم فاعِل بھی اُردو میں بولے جاتے ہیں۔ جیسے چرندہ۔ پرندہ۔ خِدمتگار۔ غمگین۔ زرگر۔ دولتمند۔ غمناک۔ شتربان۔ سخناور۔ اِسی طرح بعض عربی کے اِسم فاعِل اُردو میں آجاتے ہیں۔ جیسے عالِم۔ جاہِل۔ مُنصِف۔ مُناسِب ؞

گردان	مذکّر	مؤنّث
واحِد	کھانے والا	کھانے والی
جمع	کھانے والے	کھانے والیاں

[1] اِسمِ فاعِل اور فاعِل میں یہ فرق ہے کہ اِسم فاعِل مُشتق ہوتا ہے۔ فاعِل میں یہ شرط نہیں۔ اِسم فاعِل اور صِفت مُشبّہ کا فرق بتایا جا چُکا ہے ؞

۱۶ - اِسمِ مفعُول

کھایا ہُؤا - پیا ہُؤا - سڑا ہُؤا -

دیکھو - کھایا ہُؤا اُس چیز کو بتاتا ہے - جس پر کھانے کا کام ہو چُکا ہے - یعنی جو چیز کھائی جا چکی ہے - اور سڑا ہُؤا اُس چیز کو جس پر سڑنے کا کام ہو چکا ہے - پس ایسے اِسم اِسمِ مفعول کہلاتے ہیں +

اِسمِ مفعُول وُہ اِسم ہے - جو اُس آدمی یا چیز کو بتائے - جس پر کام واقع ہُؤا ہو +

قاعدہ - ماضی مُطلق پر ہُؤا لگا دو - کبھی گیا بھی لگاتے ہیں - جیسے مارا گیا +

بعض فارسی اور عربی اِسمِ مفعُول بھی اُردُو میں مُستعمل ہیں - فارسی جیسے مُردہ - کُشتہ - دشت گردان وغیرہ عربی مثلاً مفعُول - مصرُوف - مضرُوب مُکرّم - مُعظّم وغیرہ +

گردان	مُذکّر	مؤنّث
واحد	کھایا ہُؤا	کھائی ہُوئی
جمع	کھائے ہُوئے	کھائی ہُوئیں

۱۷ - اِسمِ حالیہ

موہن ہنستا جاتا ہے - سوہن روتا جاتا ہے - مَیں نے محمود کو کھاتے دیکھا - اور احمد کو پیتے +

فرق اِسمِ مفعُول مُشتق ہوتا ہے - مفعُول میں یہ شرط نہیں +

دیکھو۔ اُوپر کے فِقروں میں ہنستا موہن کا حال ہے۔ اور روتا سوہن کا۔ یہ دونو فاعِل ہیں۔ اور کھاتے محمُود کا حال ہے۔ اور پیتے احمد کا۔ یہ دونو مفعُول ہیں یعنی موہن ہنسنے کی حالت میں جا رہا ہے۔ اور سوہن رونے کی۔ اور محمُود کو ایسی حالت میں دیکھا کہ وُہ کچھ کھا رہا تھا۔ اور احمد کو ایسی حالت میں کہ وُہ کچھ پی رہا تھا۔ ایسے اِسم اِسمِ حالیہ کہلاتے ہیں +

پس اِسمِ حالیہ وُہ ہے۔ جو فاعِل یا مفعُول کی حالت ظاہر کرے +

قاعدہ۔ مصدر کی علامت نا کو تا سے بدل لیتے ہیں۔ اور کبھی بدلنے کے بعد ہُوا اور بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے ہنسنا سے ہنستا اور ہنستا ہُوا +

مُؤنّث	مُذکّر	گرْدان
ہنستی	ہنستا	واحِد
ہنستیں	ہنستے	جمع

تذکیر و تانیث

خُدا تعالےٰ نے جانداروں کے جوڑے بنائے ہیں جیسے مرد۔ عورت۔ گھوڑا۔ گھوڑی۔ مُرغا۔ مُرغی۔ اِسلئے جانداروں کی تذکیر و تانیث حقیقی یعنی اصلی کہلاتی ہے۔ بے جان چیزوں کے جوڑے نہیں ہوتے جس چیز کو بہت لوگ مُذکّر بولیں۔ مُذکّر جانو۔ اور جس کو مُؤنّث بولیں۔ مُؤنّث

جیسے گھر - شہر - مُلک مُذکّر ہیں - سلیٹ - تختی - دوات مُؤنّث ہیں - اِس لیئے بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث غیر حقیقی یعنی فرضی کہلاتی ہے +

عام نِشان - مُذکّر اِسموں کے آخر میں **الف** اور مُؤنّث اِسموں کے آخر میں ی ہوتی ہے - **جیسے** لڑکا گھوڑا - مُرغا - پڑا مُذکّر ہیں - لڑکی - گھوڑی - مُرغی - پڑی مُؤنّث ہیں +

اِنسان کی تذکیر و تانیث

لڑکا - لڑکی - بیٹا - بیٹی - بندہ - بندی - مُذکّر کا نِشان **الف** - ہ ہے - مُؤنّث کا ی +

ذاتوں یا پیشوں کی رُو سے

١ مُذکّر - چمار - کمہار - لُہار - جُلاہا - پٹھان - برہمن
مُؤنّث - چماری - کمہاری - لُہاری - جُلاہی - پٹھانی - برہمنی +
مُؤنّث کا نشان ی ہے +

٢ مُذکّر - ڈُوم - نٹ - بازیگر - شیخ - مُغل - سیّد
مُؤنّث - ڈُومنی - نٹنی - بازی گرنی - شیخانی - مُغلانی - سیّدانی یا سیدانی +
مُؤنّث کا نشان نی یا انی ہے

٣ مُذکّر دھوبی - نائی - درزی - موچی - بلوچ +
مُؤنّث - دھوبن - نائن - درزن - موچن بلوچن +
مُؤنّث کا نِشان ن ہے +

بعض خلافِ قیاس ہیں - **جیسے** راجہ - راجے کی رانی بھائی کی بھاوج - اُستاد کی اُستانی - میاں کی بیوی +

جانوروں کی تذکیر و تانیث

۱	مُرغا - بِلّا - گھوڑا - گدھا - کبُوتر مُرغی - بِلّی - گھوڑی - گدھی - کبوتری	اِنسان کی طرح ی نشان ہے ✣
۲	مور - سُؤر - شیر مورنی - سؤرنی - شیرنی	اِنسان کی طرح نی نشان ہے ✣

بہُت سے بے قاعدہ ہیں - جیسے بَیل - گائے - بندر بندریا - کُتّا - کُتیا - چِڑا - چِڑیا ✣

فائدے

(۱) جن جانوروں سے اِنسان کو کم کام پڑتا ہے - اُن کی دو صُورتیں ہیں - اوّل - نر اور مادّہ دونو کو اکثر مُذکّر بولتے ہیں - جیسے کوّا - اُلُّو - دوُم - دونو کو مُؤنّث بولتے ہیں - جیسے مینا - چیل - فاختہ ✣

(۲) اگر مُذکّر کے آخر میں الِف ہو - تو تانیث میں ی سے بدل جائیگا - جیسے گدھا - گدھی وغیرہ - ورنہ نی زیادہ کی جائے گی - جیسے مور - مورنی ✣

(۳) بعض اِسم مُذکّر اور مُؤنّث دونو کے لئے یکساں بولے جاتے ہیں - جیسے بچّہ - بلّا ✣

بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث

تم کو بتا چکے ہیں کہ بیجان چیزوں کی تذکیر و تانیث فرضی ہے - بڑی پہچان مُذکّر کی الِف اور ہ ہے - جیسے سونٹا - ڈھیلا - پیسہ - تختہ - تھانہ - پڑدانہ - آنہ - دانہ - اور

مُؤنّث کی ی ہے ۔ جیسے کھیتی ۔ کیاری ۔ ڈھری ۔ پائی ۔ اٹھنی ۔
مگر یہ قاعدہ بھی پورا نہیں ۔ کیونکہ چھالیا (سپاری)
گنگا ۔ جمنا مُؤنّث ہیں ۔ گھی ۔ دہی ۔ موتی ۔ پانی مذکّر ہیں ۔

بے جان مُؤنّث چیزیں

(بچّوں کو اِس کے حِفظ کرانے کی ضرورت نہیں)

(۱) عربی مصدر ۔ قضا ۔ رضا ۔ اِبتِدا ۔ اِنتہا ۔ عطا ۔ حیا وغیرہ ۔
تحریر ۔ تقریر ۔ تقدیر ۔ تشریف ۔ تعریف وغیرہ سوائے
تعویذ کے ۔ رُخصت ۔ قُدرت ۔ حِکمت ۔ شفقت ۔ قسمت وغیرہ

(۲) فارسی حاصِل مصدر ۔ جیسے بخشِش ۔ کوشِش ۔ سفارِش
گُفتگُو ۔ جُستجُو ۔ گُفتار ۔ رفتار ۔ آمد و رفت ۔ نِشست ۔
برخاست ۔ نوشت خواند ۔ آسودگی ۔ آزُردگی وغیرہ ۔

(۳) ہندی حاصِل مصدر ۔ ہنسی ۔ لڑائی ۔ سُوجھن ۔ لگاوٹ ۔
لڑنت ۔ بکواس وغیرہ جو اِن وزنوں پر آئیں ۔

(۴) یہ ۲۱ حرف مُؤنّث ہیں ۔ ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ
د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف و ہ ی ۔ باقی مُذکّر ۔

(۵) مصدر اکیلا مُذکّر بولا جاتا ہے ۔ مگر جب مصدر کے
ساتھ مفعُول مذکُور ہو ۔ تو مفعُول کی رُو سے تذکیر و
تانیث ہوتی ہے ۔ جیسے بات کرنی ۔ کلام کرنا ۔

(۶) عربی اِسموں کے آخرہ تانیث کی علامت ہے جیسے
زوجہ ۔ ملکہ ۔ مرثیہ وغیرہ ۔

گِنتی کی رُو سے اِسم کی دو قِسمیں ہیں

(۱) واحِد۔ (۲) جمع

واحِد اَور جمع تو ہم تمہیں بتا چُکے ہیں۔ یہاں صِرف اِتنا اَور بتا دینا کافی ہے کہ اِسم یا واحِد ہوتا ہے یا جمع +

بھلا اب تُم کچھ اِسم تو بولو۔ مگر یہ خیال رکھنا۔ کہ معرِفہ نہ ہوں۔ کیونکہ ہم نکرے کی قِسموں کا ذِکر کر رہے ہیں +

لڑکا۔ گھوڑا۔ کُتّا۔ کمرہ۔ بندہ +

عورتیں۔ بچّے۔ پیسے۔ کِتابیں۔ لکڑیاں +

اب دیکھو۔ پہلے پانچ اِسم جو تُم نے کہے۔ اُن سے ایک ہی ایک چیز سمجھی جاتی ہے۔ اِس لِئے وُہ واحِد ہیں۔ اَور پچھلے پانچ اِسموں سے ایک سے زِیادہ یعنی کئی کئی چیزیں سمجھی جاتی ہیں۔ اِس لِئے یہ جمع ہیں +

اب جمع کی علامتیں بھی بتا دیتے ہیں +

لڑکا۔ بندہ (مُذکّر) لڑکی۔ بندی (مُؤنّث) یہ واحِد ہیں۔ لڑکے۔ لڑکو۔ لڑکوں۔ لڑکیوں۔ لڑکیاں۔ کِتابیں یہ جمع ہیں۔ پس جمع کی یہ پانچ علامتیں[۱] ہیں۔ ے[۲]۔

[۱] اگر الِف یا ہ علامت واحِد مُذکّر کی نہ ہو۔ تو واحِد اَور جمع یکساں ہے۔ جیسے پتھّر مارا۔ پتھّر مارے +

[۲] اگر مُذکّر اِسم کے آخر الِف۔ ہ اصلی ہوں تو یائے مجہُول سے بدل جاتے ہیں۔ جیسے لڑکے۔ بندے +

واؤ[1] (مجہول) ۔ وں[2] ۔ اں[3] ۔ یں[4] +

اِسم کی گردان

جنس	واحد	جمع
مذکر اسم ذات	لڑکا ۔ لوگ	لڑکوں ۔ لڑکو ۔ لڑکے ۔ لوگوں ۔ لوگو ۔ لوگ +
مؤنث	لڑکی ۔ میز	لڑکیوں ۔ لڑکیو ۔ لڑکیاں ۔ میزیں ۔ میزوں +
صفت مشبہ	اچھا ۔ اچھی	اچھے ۔ اچھوں ۔ اچھو ۔ اچھیاں ۔ اچھیوں ۔ اچھیں +
اسم فاعل	لڑنے والا لڑنے والی	لڑنے والوں ۔ لڑنے والو ۔ لڑنے والے + لڑنے والیوں ۔ لڑنے والیو ۔ لڑنے والیاں ۔ لڑنے والیں +

[1] حالتِ ہذا میں صرف **واوِ مجہول** جیسے لڑکو ۔ بندو ۔ آخر سے ہ اور الف حذف ہوگیا +

[2] جب اِسم کے بعد حروفِ مغیرہ یا تابع مغیرہ آئیں ۔ تو علامتِ جمع **واوِ مجہول** اور **نونِ غنہ** ہوگی ۔ جیسے دواتوں سے ۔ قلموں سے ۔ لڑکوں نے ۔ آخر کی ہ اور **الف** حذف ہو جاتا ہے ۔ جیسے بندوں نے ۔ لڑکوں نے +

[3] اگر مؤنث کے آخر **ی** علامت تانیث ہو ۔ تو جمع میں **الف** اور **نونِ غنہ** ہوگا ۔ جیسے لڑکیاں +

[4] اگر **ی** نہ ہو ۔ تو ے اور **نونِ غنہ** ہوگا ۔ جیسے دواتیں اور اگر مؤنث کے آخر واو یا **الف** ہو ۔ تو ایک ہمزہ علامتِ جمع سے پہلے بڑھائینگے ۔ جیسے بو ۔ بوئیں ۔ بلا ۔ بلائیں +

جنس	واحد	جمع
اِسم مفعول	گیا ہُوا گئی ہُوئی	گئے ہُوؤں - گئے ہُوئے ÷ گئی ہُوئیں - گئی ہُوئیاں - گئی ہُوئیوں ÷
اِسمِ حالیہ	ہنستا ہُوا ہنستی ہُوئی	ہنستے ہُوئے - ہنستے ہُوؤں ÷ ہنستی ہُوئیں - ہنستی ہُوئیاں ÷ ہنستی ہُوئیوں ÷

جمع کی اَور صُورتیں

(۱) بعض اِسم واحد اَور جمع دونو پر بولے جاتے ہیں - جیسے اِنسان ÷

(۲) بعض مُفرد اِسم جمع پر بولے جاتے ہیں - جیسے فوج - گروہ - یہ اِسمِ جمع کہلاتے ہیں ÷

(۳) اُردو میں بعض عربی اِسموں کی جمع کی جمع ہو جاتی ہے - اُس کو جمعُ الجمع کہتے ہیں - جیسے نبی واحِد - اَنبیا جمع - اَنبیاؤں جمعُ الجمع - ایسا ہی ولی - اولیا اولیاؤں - مگر یہ فصیح نہیں ÷

(۴) فارسی کے طَور پر بھی اُردو میں جمع آجاتی ہے - جیسے ہزارہا - کروڑہا - بارہا وغیرہ ÷

عربی جمع بھی اُردو میں بہت مُستعمل ہے - جیسے عالِم - عُلما - شرِیف - اشراف - فِعل - افعال - نبی - اَنبیا - مُخالِف - مُخالِفین - مُشاہدہ مشاہدات - مُعاملہ مُعاملات وغیرہ ÷

کبھی عربی کے قیاس پر فارسی اِسموں کی جمع بنالیتے

ہیں - جیسے نقشہ - پروانہ - نوشتہ کے آخر میں سے ہ دُور کر کے جات لگا دیتے ہیں - مثلاً نقشجات - پروانجات - نوشتجات - مگر یہ فصیح نہیں +

علامتِ تنکیر

نکرہ - تو تم پڑھ چکے ہو کہ انجان کو کہتے ہیں - یعنی وہ چیز یا شخص جس کو جانتے پہچانتے نہ ہوں - جن حرفوں سے اِس انجان کو بولتے ہیں - وہ یہ ہیں - کوئی - کوئی سا - کِسی - کچھ - جیسے کوئی کیا کرے موت سے کچھ چارہ نہیں - سب حصے برابر ہیں - کوئی سا اُٹھا لو - کِسی کو نہ آنے دو +

پس کوئی - کوئی سا - کِسی اور کچھ حرُوفِ تنکیر کہلاتے ہیں +

اِسم کی تبدیلی

(۱) جب اِسم کے آخر الف یا ہائے مختفی ہو - اور اُس کے بعد حرُوفِ مُغیّرہ یا تابع مُغیّرہ آئیں - تو الف اور ہ یائے مجہُول سے بدل جاتے ہیں - جیسے اچھے لڑکے سے کہو - بندے سے کہو +

(۲) عربی مصدر جن کے آخر میں الف یا ہ علامت

ؔ کوئی جاندار اور غیر جاندار دونو کے لئے آتا ہے - اور کچھ غیر جاندار ہی کے لئے - جب اِن کے بعد حرُوفِ مُغیّرہ یا تابع مغیرہ آئیں - تو اُن کی تبدیلی کِسی سے ہو جاتی ہے +

مُؤنث ہو۔ وُہ اِس قاعدے سے باہر ہیں۔ جیسے قضا سے مر گیا۔ اب دُعا سے کیا ہو سکتا ہے۔ ہماری ملکۂ مُعظمہ سے عرض کرو۔ قضا۔ دُعا۔ ملکۂ مُعظمہ میں حُروفِ مُغیّرہ کے آنے سے تبدیلی نہیں ہوتی +

فِعل

بچّو! یہ تو تم پڑھ چکے ہو کہ کِسی کام کے کرنے یا ہونے یا سہنے کو فِعل کہتے ہیں۔ جیسے لِکھا۔ لِکھتا ہے۔ لکھے گا۔ لیکن دیکھو۔ اِن تینوں مِثالوں سے معلُوم ہوتا ہے۔ کہ کام تین جُدا جُدا وقتوں میں کِیا گیا ہے۔ لِکھا۔ اِس سے معلُوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں لِکھنے کا کام کِیا ہے۔ جو گُزر چُکا۔ اور اِسی کو ماضی کہتے ہیں۔ لِکھتا ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لِکھنے کا کام اِس موجُودہ وقت میں کِیا جا رہا ہے۔ اِس کو حال کہتے ہیں۔ لکھے گا۔ اِس سے پایا جاتا ہے۔ کہ لِکھنے کا کام ایسے وقت میں ہوگا۔ جو آگے آئیگا۔ اِس کو مُستقبل کہتے ہیں۔ پس جو فِعل ہوگا۔ اُس میں اِن تین زمانوں میں سے ایک ضرور پایا جائیگا +

زمانے تین ہیں۔ (۱) ماضی۔ جو زمانہ گزر چُکا +
(۲) حال۔ جو زمانہ گُزر رہا ہے +
(۳) مُستقبل۔ جو زمانہ آئیگا +

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ زمانۂ حال اور مُستقبل مل کر ایک ہی فِعل میں آ جاتے ہیں۔ مثلاً رکھے۔ پڑھے۔ آئے۔ جائے۔ رکھے اب یا آئندہ پڑھے اب یا آئندہ۔ اِس کو **مضارِع**[ا] کہتے ہیں۔

پس (۱) جن فِعلوں میں زمانۂ ماضی پایا جاتا ہے۔ اُن کو **فِعل ماضی** کہتے ہیں۔ جیسے آیا۔

(۲) جن فِعلوں میں زمانۂ حال پایا جاتا ہے۔ اُن کو **فِعل حال** کہتے ہیں۔ جیسے آتا ہے۔

(۳) جن فِعلوں میں مستقبل پایا جاتا ہے۔ اُن کو **فِعل مُستقبل** کہتے ہیں۔ جیسے آئیگا۔

(۴) جن فِعلوں میں زمانۂ حال اور مُستقبل دونو پائے جائیں اُن کو **فِعل مُضارِع** کہتے ہیں۔ جیسے آئے۔ جائے۔ کھائے۔

(۵) جن فِعلوں میں حُکم پایا جائے۔ اُن کو **فِعل امر** کہتے ہیں۔ جیسے آ۔ جا۔ کھا۔

(۶) جن فِعلوں میں حُکم منع کرنے کے ساتھ پایا جائے

[ا] اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اُردو میں مضارع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ جن صیغوں کو مضارع کہتے ہیں۔ اُن میں صرف زمانہ مُستقبل پایا جاتا ہے۔ زمانۂ حال کا پتہ نہیں۔ دیکھو رکھے پڑھے وغیرہ میں جو دو زمانے پائے جاتے ہیں۔ وہ دونو مُستقبل ہیں۔ رکھے اب مُستقبل قریب ہے۔ رکھے آئندہ۔ ایک عرصے کے بعد۔ مُستقبل بعید ہے۔ یا امر غائب ہے۔ عربی فارسی کی تقلید اُردو میں بھی کر لی گئی ہے۔

اُن کو فِعل نہی کہتے ہیں۔ جیسے مت آ۔ نہ جا نہ کھا *
پس فِعل کی یہ چھ قِسمیں ہوئیں۔(۱) ماضی۔(۲) حال (۳) مُستقبِل۔(۴) مُضارِع۔(۵) امر۔(۶) نہی *
یہ بھی یاد رکھو کہ فِعل چُونکہ مصدر سے بنتا ہے۔ اس لئے جِتنی قِسم کے مصدر ہیں۔اُن سے اُتنی ہی قِسم کے فِعل بھی بنینگے۔ مصدر لازِم سے فِعل لازِم مُتعدّی سے مُتعدّی۔ معرُوف سے معرُوف۔ مجہُول سے مجہُول *
اب فِعل کی قِسمیں سُنو *

۱۔فِعل ماضی کی بھی چھ قِسمیں ہیں

(۱) ماضی مُطلق۔(۲) ماضی قرِیب۔(۳) ماضی بعید۔(۴) ماضی اِستمراری۔(۵) ماضی شکیہ۔(۶) ماضی شرطی *

(۱) ماضی مُطلق

دَوڑا۔ بھاگا۔ آیا۔ گیا۔ دیکھو یہ فِعل ماضی تو ہیں پر اِن سے یہ نہیں معلُوم ہوتا کہ زمانۂ ماضی میں واقِع ہوئے اِن کو بہُت دیر ہُوئی یا تھوڑی۔اِس لئے ایسے فِعلوں کو فِعل ماضی مُطلق کہتے ہیں۔ یعنی اِن فِعلوں میں یہ قید نہیں ہے کہ زمانۂ ماضی کے کِس حصّے میں واقِع ہُوئے ہیں *
ماضی مُطلق وُہ ہے۔جس میں مُطلق زمانۂ ماضی

پایا جائے ۔ جیسے آیا ۔ دَوڑا ۔ کھایا +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ دَوڑا	وُہ دَوڑے	تُو دَوڑا	تُم دَوڑے	مَیں دَوڑا	ہم دَوڑے
مُؤنّث	وُہ دَوڑی	وُہ دَوڑیں	تُو دَوڑی	تُم دَوڑی	مَیں دَوڑی	ہم دَوڑی

قاعِدہ ۔ علامتِ مصدر دُور کرکے الِف لگا دو ۔ ماضی مُطلق بن جائیگا ۔ جیسے دَوڑنا سے دوڑا ۔ اگر نا دُور کرکے الِف یا واؤ رہے ۔ تو یا لگاؤ ۔ جیسے کھانا سے کھایا ۔ بونا سے بویا ۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو +
بعض بے قاعِدہ ہیں ۔ مثلاً جانا سے گیا ۔ ہونا سے ہُوا ۔ کرنا سے کِیا +

تنبیہ ۔ تمام فِعلوں کے جمع مُتکلّم کے صیغے مُذکّر و مُؤنّث ایک سے ہوتے ہیں +

(۲) ماضی قریب

دَوڑا ہے ۔ بھاگا ہے ۔ آیا ہے ۔ گیا ہے ۔ دیکھو اِن فِعلوں میں قرِیب کا زمانۂ ماضی پایا جاتا ہے ۔ یعنی یہ کام ابھی ہُوئے ہیں ۔ ایسے فِعل فِعلِ ماضی قرِیب کہلاتے ہیں +

ماضی قرِیب وُہ ہے ۔ جِس میں قرِیب کا زمانۂ ماضی پایا جائے ۔ جیسے وُہ دَوڑا ہے +

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضر	جمع حاضر	واحِد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ دوڑا ہے	وہ دوڑے ہیں	تو دوڑا ہے	تم دوڑے ہو	میں دوڑا ہوں	ہم دوڑے ہیں
مُؤنّث	وُہ دوڑی ہے	وُہ دوڑی ہیں	تو دوڑی ہے	تم دوڑی ہو	میں دوڑی ہوں	ہم دوڑی ہیں

قاعِدہ۔ ماضی مُطلق کے آخر ہے لگا دو۔ جیسے دوڑا سے دوڑا ہے۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو۔

(۳) ماضی بعید

دوڑا تھا۔ بھاگا تھا۔ آیا تھا۔ گیا تھا۔ دیکھو اِن فِعلوں میں بعید یعنی دُور کا زمانۂ ماضی پایا جاتا ہے۔ اِس لئے اِن کو ماضی بعِید کہتے ہیں۔

ماضی بعید وُہ ہے جِس میں بعید کا زمانۂ ماضی پایا جائے۔ جیسے وُہ دوڑا تھا۔

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضر	جمع حاضر	واحِد مُتکلّم	جمع مُتکلّم
مُذکّر	وُہ دوڑا تھا	وُہ دوڑے تھے	تُو دوڑا تھا	تُم دوڑے تھے	میں دوڑا تھا	ہم دوڑے تھے
مُؤنّث	وُہ دوڑی تھی	وُہ دوڑی تِھیں	تُو دوڑی تھی	تُم دوڑی تِھیں	میں دوڑی تھی	ہم دوڑیں تھیں

قاعدہ - مُذکّر میں ماضی مُطلق کے بعد تھا لگاؤ۔ مُؤنّث میں تھی - باقی صیغے گردان میں دیکھو ؞

(۴) ماضی اِستمراری

دَوڑتا تھا - بھاگتا تھا - آتا تھا - جاتا تھا - دیکھو اِن ماضی فِعلوں میں فِعل کا ہمیشہ اَور بار بار ہونا پایا جاتا ہے - یعنی وُہ زمانۂ ماضی میں ہو رہے تھے - اِس لئے اِن کو ماضی اِستمراری کہتے ہَیں -
اِستمرار کے معنی ہمیشہ اَور بار بار کرنا ٭

ماضی اِستمراری وُہ ہے - جِس میں فِعل کا ہمیشہ اَور بار بار ہونا زمانۂ ماضی میں پایا جائے ٭

گردان

	واحِد غائِب	جمع غائِب	واحِد حاضِر	جمع حاضِر	واحِد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
مُذکّر	وُہ دَوڑتا تھا	وُہ دَوڑتے تھے	تُو دَوڑتا تھا	تُم دَوڑتے تھے	مَیں دَوڑتا تھا	ہم دَوڑتے تھے
مُؤنّث	وُہ دَوڑتی تھی	وُہ دَوڑتی تھیں	تُو دَوڑتی تھی	تُم دَوڑتی تھیں	مَیں دَوڑتی تھی	ہم دوڑتی تھیں

قاعدہ - مصدر کے آخر کا نا کرکے تا تھا لگا دو - باقی صیغے گردان میں دیکھو ٭

(۵) ماضی تشکِیّہ (اِحتمالی)

دَوڑا ہوگا - بھاگا ہوگا - آیا ہوگا - گیا ہوگا - دیکھو اِن

ماضی فعلوں میں شک پایا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو ماضی شکیہ کہتے ہیں +
ماضی شکیہ وہ ہے۔ جس میں کسی فعل کا ہونا زمانہ ماضی میں شک کے ساتھ پایا جائے +

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ دوڑا ہوگا	وہ دوڑے ہونگے	تو دوڑا ہوگا	تم دوڑے ہوگے	میں دوڑا ہونگا	ہم دوڑے ہونگے
مونث	وہ دوڑی ہوگی	وہ دوڑی ہونگی	تو دوڑی ہوگی	تم دوڑی ہوگی	میں دوڑی ہونگی	ہم دوڑی ہونگی

قاعدہ۔ ماضی مطلق کے بعد ہوگا لگا دو۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو +

(۶) ماضی شرطی یا تمنّی

اگر محنت کرتا۔ تو انعام پاتا۔ دوڑتا۔ بھاگتا۔ آتا۔ جاتا۔ دیکھو ان فعلوں میں شرط یا تمنّا کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو ماضی شرطی یا تمنّی کہتے ہیں +
ماضی شرطی یا تمنّی وہ ہے۔ جس میں شرط یا تمنّا کے معنی پائے جائیں +

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضِر	جمع حاضِر	واحِد مُتکلم	جمع مُتکلم
مُذکر	وُہ دَوڑتا	وُہ دَوڑتے	تُو ڈرتا	تُم ڈرتے	مَیں ڈرتا	ہم ڈرتے
مُؤنث	وُہ ڈرتی	وُہ ڈرتیں	تُو ڈرتی	تم ڈرتیں	مَیں ڈرتی	ہم ڈرتیں

قاعِدہ۔ مصدر کا نا دُور کر کے تا لگا دو۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو +

۲۔ فِعل حال

ڈرتا ہے۔ بھاگتا ہے۔ آتا ہے۔ جاتا ہے۔
دیکھو اِن فِعلوں میں زمانۂ حال پایا جاتا ہے۔
اِس لِئے اِن کو **فِعل حال** کہتے ہیں +
فِعل حال وُہ ہے۔ جِس میں زمانۂ حال پایا جائے+

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضِر	جمع حاضِر	واحِد مُتکلم	جمع مُتکلم
مُذکر	وُہ دَوڑتا ہے	وُہ دَوڑتے ہیں	تُو دَوڑتا ہے	تُم ڈرتے ہو	مَیں ڈرتا ہُوں	ہم ڈرتے ہیں
مُؤنث	وُہ ڈرتی ہے	وُہ ڈرتی ہیں	تُو ڈرتی ہے	تُم ڈرتی ہو	مَیں ڈرتی ہُوں	ہم ڈرتی ہیں

قاعدہ ۔ مصدر کے آخر کا نا دُور کر کے تا ہے
لگا دو ۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو ۔

۳ ۔ فعلِ مضارع

ڈرے ۔ بھاگے ۔ آئے ۔ جائے ۔ کب ڈرے ؟ اب یا
آئندہ ۔ کب بھاگے ؟ اب یا آئندہ ۔ کب آئے ؟ اب
یا آئندہ ۔ کب جائے ؟ اب یا آئندہ ۔

پس جن فعلوں میں زمانۂ حال و اِستقبال دونو
پائے جائیں ۔ اُن کو **فعلِ مضارع** کہتے ہیں ۔

مُضارِع وُہ ہے ۔ جس میں زمانۂ حال و اِستقبال
دونو پائے جائیں ۔

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضِر	جمع حاضِر	واحِد مُتکلِّم	جمع مُتکلِّم
مُذکّر	وُہ ڈرے	وُہ ڈریں	تُو ڈرے	تُم ڈرو	مَیں ڈروں	ہم ڈریں
مؤنّث	”	”	”	”	”	”

قاعدہ ۔ مصدر کے آخر کا نا دُور کر کے اگر آخر
الف یا واو یا یائے معروف رہے ۔ تو ئے لگاؤ ۔ ورنہ
ے ۔ جیسے جائے ۔ دھوئے ۔ پیئے ۔ ڈرے ۔

ل مضارِع ۔ امر ۔ نہی تینوں فعلوں میں مُذکّر و مؤنّث کے
لئے ایک ہی سے صیغے آتے ہیں ۔

۴۔ فِعل مُستقبِل

ڈریگا ۔ بھاگیگا ۔ آئیگا ۔ جائیگا ۔ دیکھو اِن فعلوں میں زمانہ مُستقبِل پایا جاتا ہے ۔ یعنی کب آئیگا؟ آئندہ ۔ اِس لئے ان کو فِعل مُستقبِل کہتے ہیں ۔

فِعل مُستقبِل وُہ ہے ۔ جس میں زمانہ مُستقبِل پایا جائے ۔

گردان

	واحِد غائب	جمع غائب	واحِد حاضِر	جمع حاضِر	واحد مُتکلِم	جمع مُتکلِم
مُذکر	وُہ ڈریگا	وُہ ڈرینگے	تُو ڈریگا	تُم ڈروگے	میں ڈرُونگا	ہم ڈرینگے
مُونث	وُہ ڈریگی	وُہ ڈرینگی	تُو ڈریگی	تُم ڈروگی	میں ڈرُونگی	ہم ڈرینگی

قاعِدہ ۔ فِعل مُضارِع کے بعد گا لگا دو ۔ باقی صیغے گردان میں دیکھو ۔

۵۔ امر

پڑھ ۔ لکھ ۔ چل ۔ بیٹھ ۔ دیکھو اِن فِعلوں میں حُکم پایا جاتا ہے ۔ اور حُکم کو امر کہتے ہیں ۔ اِس لئے یہ فِعل امر کہلاتے ہیں ۔

تعرِیف ۔ جس فِعل میں حُکم پایا جائے ۔ اُسے امر کہتے ہیں ۔

گردان

	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
مذکر	وہ پڑھے	وہ پڑھیں	تو پڑھ	تم پڑھو	چاہیئے کہ میں پڑھوں	چاہیئے کہ ہم پڑھیں
مؤنث	"	"	"	"	"	"

قاعدہ ۔ مصدر کے آخر سے علامت مصدر دُور کرنے کے بعد امر حاضر رہ جاتا ہے۔ جیسے ڈرنا سے ڈر ۔ چلنا سے چل ۔ جمع حاضر میں واؤ زیادہ کرتے ہیں ۔ جیسے ڈرو ۔ باقی صیغے بعینہٖ مضارع کے ہیں +

امر دوامی یا استمراری

جیتا رہ ۔ پڑھتا رہ ۔ پڑھا کر ۔ لکھا کر ۔ کیا کر ۔ دیکھو ان میں ہمیشگی کے معنی پائے جاتے ہیں ۔ اس لئے ان کو **امر دوامی** کہتے ہیں +

لہ حکم ہمیشہ اُسی شخص کو دے سکتے ہیں ۔ جو ہمارے سامنے حاضر ہے ۔ اور جو شخص موجود نہیں ۔ اُس کو اصالتاً حکم نہیں دے سکتے ۔ کسی موجود شخص کی معرفت البتہ دے سکتے ہیں ۔ احمد! سائیس سے کہو ۔ بگھی تیار کرے ۔ اگرچہ یہ جیسا حکم ہے ۔ ظاہر ہے ۔ لیکن تاہم امر غائب کے صیغے کی ضرورت تو پڑی ۔ مگر متکلم میں کیا کیا جائے! اپنے تئیں تو کسی کی معرفت بھی حکم نہیں بھیج سکتے ۔ نہ اپنے اُوپر آپ حکم چلا سکتے ہیں ۔ صرف عربی فارسی کی تقلید ہے ۔ ہم بھی لکھے دیتے ہیں +

تعریف - جس امر کے معنوں میں ہمیشگی پائی جائے وہ امرِ مُدامی کہلاتا ہے ؛
امرِ استقبال - تو کریو - تم کرنا ؛
امرِ استقبال برائے تعظیم - چلئیگا - کیجئیگا - آپ کیجئیگا - آپ کریں ؛

فائدہ

امرِ مُدامی مقامِ دُعا میں بولا جاتا ہے - اِس کی یہ صُورتیں ہیں ؛
(۱) کبھی امر کے آخر یو زیادہ کرتے ہیں - جیسے ڈریو بچیو
(۲) کبھی مصدر بھی امر کا کام دیتا ہے - جیسے یاد رکھنا
یہ دونو صُورتیں تاکید یا مُستقبل کے معنوں میں ہوتی ہیں ؛
(۳) مقامِ تعظیم میں ئے زیادہ کرتے ہیں - جیسے چلئے بیٹھئے اور ایسا ہی تعظیم میں جمع امرِ غائب کا صیغہ واحد حاضر کے لئے بولتے ہیں - جیسے آپ آئیں ؛

۶ - فعلِ نہی

مت ڈر - مت آ - نہ جا - نہ کھا - دیکھو اِن فعلوں میں منع کرنے کا حُکم پایا جاتا ہے - اور منع کرنے کو نہی کہتے ہیں - اِس لئے یہ فعل فعلِ نہی کہلاتے ہیں ؛
تعریف - جس فعل میں حُکم نہ کرنے کا پایا جائے وُہ نہی کہلاتا ہے - اور اِس کے تمام صیغے امر ہی کے صیغے

ہوتے ہیں - صرف اُن کے شروع میں مت یا نہ زیادہ کر دیا جاتا ہے - جیسے مت آ - مت آؤ - نہ جا - نہ جاؤ مگر نہی مُستقبل کی صُورت جُدی ہے - اِس کے واسطے مصدر پر مت یا نہ زیادہ کیا جاتا ہے - جیسے مت کرنا - نہ کرنا

اب فعل پر ایک نظر اور ڈالو - فعل چھ ہیں - ماضی - حال - مُضارِع - اِستقبال - امر - نہی - ماضی کی چھ قسمیں ہیں - مُطلق - قریب بعید - اِستمراری - شکیّہ - شرطیہ - چھ فعل مصدر سے بنتے ہیں - ماضی مُطلق - ماضی اِستمراری - ماضی شرطی - مُضارِع - فعل حال - امر - تین ماضی مُطلق سے - ماضی قرِیب - ماضی بعید - ماضی شکیّہ - مُستقبل مضارع سے - نہی امر ہے +

مُتعدّی فعلوں کے خواص

ا - مُتعدّی فعلوں کی تذکیر و تانیث - وحدت و جمع فاعل کے لحاظ سے ہوتی ہے - جیسے لڑکا پڑھتا تھا - لڑکے پڑھتے تھے - لڑکی پڑھتی تھی - لڑکیاں پڑھتی تھیں +

۲ - مگر ماضی مُطلق - قریب - بعید - شکیّہ - اِن کی مفعُول کے لحاظ سے ہوتی ہے - جیسے ماضی مُطلق - کھانا کھایا - کھانے کھائے - روٹی کھائی - روٹیاں کھائیں باقی تینوں کی مثالیں خود بتاؤ +

۳ - مُتعدّی بدو مفعُول میں دُوسرے مفعُول کے لحاظ سے ہوتی ہے - جیسے ماضی مُطلق - فقیر کو پیسہ دیا - پیسے دیئے - پائی دی - پائیاں دیں - باقی کی مثالیں خود بتاؤ +

۴۔ مُتعدّی لبِ مفعُول میں تغیر سے مفعُول کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ جیسے ماضی مُطلق۔ فقیر کو موہن سے پیسہ دِلوایا۔ پیسے دِلوائے۔ پائی دِلوائی۔ پائیاں دِلوائیں۔ باقی کی مثالیں خود بناؤ

۵۔ لیکن جب علامتِ مفعُول مذکُور ہو۔ تو فعل ہمیشہ واحد مُذکر آتا ہے۔ جیسے کھانے کو کھایا۔ لکڑی سے مارا۔ زید نے بکر کو مارا۔ بلّیوں نے چوہوں کو مار ڈالا۔ یا چھپوں کو مار ڈالا ؎

۶۔ مُتعدّی فعلوں میں ماضی مُطلق۔ قریب۔ بعید۔ شکیہ کے فاعل کے ساتھ ہمیشہ نے آتا ہے۔ جیسے موہن نے کھایا۔ موہن نے کھایا ہے۔ موہن نے کھایا تھا۔ موہن نے کھایا ہوگا ؎

فعلِ مجہُول

تم پڑھ چکے ہو کہ مُتعدّی مصدروں کی دو قسمیں ہوتی ہیں (۱) معرُوف۔ اِس کا فاعِل معلُوم ہوتا ہے۔ (۲) مجہُول۔ اِس کا فاعِل معلُوم نہیں ہوتا۔ معرُوف مصدروں کے فعلوں کا ذِکر تو پیچھے آ چکا۔ مجہُول مصدروں کے فعلوں کا بیان اب کیا جاتا ہے ؎

یہ تو جانتے ہو کہ مارا جانا مصدر مجہُول ہے۔ اِس کے فعل یہ ہیں۔ مارا گیا۔ مارا جاتا ہے۔ مارا جائیگا

ﻪ اُستاد کو چاہیئے۔ کہ مجہُول فعلوں کی گردانیں کرائے ؎

مارا جائے - مارا جا - مارا نہ جا - چھ فعل - مارا گیا - مارا گیا ہے - مارا گیا تھا - مارا جاتا تھا - مارا گیا ہوگا - مارا جاتا چھ ماضیاں +

قاعدہ - جس مصدر یا فعل سے مجہول بنانا ہو - پہلے اُس کی ماضی مطلق بناؤ - اس کے بعد جانا یا مصدر جانا سے وُہی فعل یا صیغہ جو بنانا چاہتے ہو - بنا کر لگا دو - مثلاً پڑھنا مصدر متعدی معروف ہے - پڑھا اس کی ماضی - اس پر جانا لگایا - تو پڑھا جانا مصدر مجہول بن گیا - اسی طرح پڑھا فعل ماضی مطلق معروف کا صیغہ واحد غائب ہے - اس پر گیا جو جانا سے ماضی مطلق کے واحد غائب کا صیغہ ہے - لگایا - تو پڑھا گیا فعل ماضی مطلق مجہول بن گیا - باقی فعل اور صیغے خود بناؤ +

فعلِ معطوف

فعلِ معطوف میں دو فعل ہوتے ہیں - ان دونو فعلوں کے درمیان کر یا کے ہوتا ہے - جیسے کھا کر گیا - کھا کر جائے - کھا کر جائیگا - پہلا فعل معطوف علیہ کہلاتا ہے - دُوسرا معطوف - اُوپر کی مثالوں میں کھا معطوف علیہ ہے - اور گیا - جائے - جائیگا - فعل معطوف + اس میں پہلا فعل دُوسرے کے تابع ہوتا ہے - یعنی اگر دُوسرا فعل ماضی یا مضارع ہوگا - تو پہلا فعل بھی وُہی فائدہ دیگا +

حرف

یہ تو ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ حروف اسموں کو اور فعلوں کو آپس میں صرف جوڑ توڑ دیتے ہیں جیسے مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ گھوڑے پر چڑھتے ہیں۔ مُنہ سے کھاتے ہیں۔ اُس کا ہاتھ گرم ہے۔ لڈو لوگے یا پیڑا؟ دیکھو اِن فقروں میں میں۔ پر۔ سے۔ کا۔ یا۔ حرف ہیں۔ اکیلے کسی کام کے نہیں۔ فقروں میں خاصے کام دیتے ہیں +

حرف وہ ہے۔ جو اکیلا کچھ معنیٰ نہ دے سکے۔ جیسے میں۔ سے۔ پر +

حروفِ جار

ہم گھر میں رہتے ہیں۔ ہاتھ سے کھاتے ہیں گھوڑے پر چڑھتے ہیں۔ یہ تو تم جھٹ بتادوگے کہ اِن فقروں میں میں۔ سے۔ پر حرف ہیں۔ لیکن اب اِن حرفوں کی ایک اور بات پر غور کرو +

دیکھو میں "گھر" کے معنوں کو "رہتے ہیں" کی طرف کھینچ لایا ہے۔ اِسی طرح سے "ہاتھ" کو "کھاتے ہیں" کی طرف۔ اور پر "گھوڑے کو "چڑھتے ہیں" کی طرف۔ اور کھینچنے والے کو جار کہتے ہیں۔ اِس لئے یہ حروفِ جار کہلاتے ہیں +

حُرُوفِ جار - وُہ حرف ہیں - جو اِسم کے معنوں کو فِعل وغیرہ[1] کی طرف کھینچ لائیں - یہ سب حُرُوفِ جار ہیں - ہیں - سے - تک - تلک - اُوپر - پر - بیچ - اندر - درمیان - ساتھ +

اِضافت کے حرف

موہن کا گھر - سوہن کے گھوڑے - حامد کی کِتاب +

پہلے بتایا جا چُکا ہے کہ جِس اِسم کو کِسی دُوسرے اِسم کے ساتھ لگاتے ہیں - اُس کو **مُضاف** کہتے ہیں - اَور جِس کے ساتھ لگاتے ہیں - اُس کو **مُضاف اِلَیہ** اُوپر کی مِثالوں میں گھر - گھوڑے - کِتاب کو موہن - سوہن - حامد کے ساتھ لگایا ہے - پس گھر - گھوڑے - وغیرہ مُضاف ہیں - اَور موہن - سوہن - حامد - مُضاف اِلَیہ کا - کے - کی کے ذریعے لگایا ہے - اِس لِئے یہ حُرُوفِ اِضافت کہلاتے ہیں +

اِضافت کے حرف وُہ ہیں - جو ایک اِسم کا لگاؤ دُوسرے اِسم کے ساتھ ظاہر کریں +

بعض حالتوں میں یہ حُرُوف را - رے - ری یا نا - نے - نی سے بدل جاتے ہیں - جیسے میرا - میرے - میری - تیرا - تیرے - تیری - اپنا - اپنے - اپنی +

[1] وغیرہ سے مراد مُشابہ فِعل یعنی اِسم فاعِل - اِسم مفعُول - مصدر اَور صِفت ہے - مِثالیں خُود بناؤ - بیچ - اندر درمیان - طرف اُوپر - ساتھ - یہ سب اصل میں اِسم ہیں - بے اِضافت نہیں آتے +

ندا کے حرف

یا خُدا رحم کر! اے بھائی! تمُ کو کیا ہوگیا؟ ارے لڑکو! ذرا ہوش میں آؤ! ابے! تُو کیوں بکتا ہے؟ او ظالم! اِس کو کیوں مارتا ہے؟ اجی! کچھ عقل کی بات کہو۔ میاں لڑکے ہوت! خُداوندا رحم کر!

تمُ دیکھتے ہو کہ اِن فقروں میں **یا** - اے - ارے ابے - او - اجی اِسموں سے پہلے اور **ہوت** اور **الف** اِسموں کے بعد پُکارنے کے لئے بولے گئے ہیں - اور پُکارنے کو ندا کہتے ہیں - اِس لئے یہ **حُرُوفِ ندا** کہلاتے ہیں +

تعریف - جن حرفوں سے پُکارا جائے اُن کو حُرُوفِ ندا کہتے ہیں - اور جن کو پُکاریں - وُہ مُنادےٰ کہلاتے ہیں +

یا - اے - ارے - ابے - او - ارے - او - ابے او - اجی - ہوت اور الف یہ سب حرفِ ندا ہیں +

تاسُّف کے حرف

ہائے سر میں درد ہے! ہائے ہائے! میں کیا کروں؟ اُئے ہئے یہ کیا ہوگیا!

تمُ دیکھتے ہو کہ اِن فقروں میں ہائے - ہائے - ہائے اُئے ہئے درد یا افسوس کی جگہ آئے ہیں - اِس لئے اِن کو **حُرُوفِ تاسُّف** کہتے ہیں +

حُرُوفِ تاسُّف وُہ ہیں۔ جو درد یا افسوس کی جگہ بولے جائیں٭

انبساط کے حرف

اہاہا کیا میٹھا آم ہے! اُہوہو کیا مزے دار ہے!
واہ واہ کیا ٹھنڈی ہوا ہے!
دیکھو اہاہا۔ اُہوہو۔ واہ واہ خُوشی یا تعجُّب کی جگہ آئے ہیں۔ خُوشی کو انبساط بھی کہتے ہیں۔ اِس لئے یہ حُروفِ اِنبساط کہلاتے ہیں٭
حُرُوفِ انبساط وُہ ہیں۔ جو خُوشی یا تعجُّب کے موقع پر بولے جائیں٭

شرط اور جزا کے حرف

لڑکو! کبھی تم آپس میں شرط بدتے ہو۔ تو اُس وقت کہتے ہو۔ اگر تمہارا رجیم بُرا ہُوا۔ تو تم کو سو رجیم لکھنے پڑینگے۔ اور اگر میرا بُرا ہُوا۔ تو مَیں سو رجیم لکھوُنگا٭
دیکھو اِن فقروں میں اگر کا حرف دونو جگہ شرط کے ساتھ آیا ہے۔ اور تو اُس کی جزا یا سزا کے ساتھ۔ اِس لئے اگر کو شرط کا حرف کہتے ہیں۔ اور تو کو جزا کا حرف٭
اِسی طرح اگر تم کہو۔ تو مَیں جاؤں۔ جب تم آؤگے۔ تو مَیں جاؤُنگا۔ جو نہیں دیتے تو جواب دو۔ جب تم نہ آئے۔ تو مَیں آیا٭
اِن فقروں میں اگر۔ جو۔ جب شرط کے لئے آئے

ہیں - اور تو جزا کے لیئے +

حُرُوفِ شرط وُہ ہیں - جو شرط کے مَوقع پر بولے جائیں - جَیسے اگرؔ[1] - جو - جب +

حُرُوفِ جزا وُہ ہیں - جو جزا کے مَوقع پر بولے جائیں - جَیسے تو +

کبھی شرط کا حرف محذُوف ہو جاتا ہَے - جَیسے تمُ کھاؤ گے - تو مَیں بھی کھاؤُنگا - وُہ آئیں گے - تو ہم جائیں گے +

حُرُوفِ عطفؔ[2]

(اِن کو حُرُوفِ وصل بھی کہتے ہیں)

موہن اور سوہن پڑھتے ہیں - شب و روز محنت کرتے ہیں - گھر جاکر یاد کرتے ہیں - ہَنگ حِفظ کرتے ہیں +

دیکھو اَور نے موہن اور سوہن کو ایک معنوں میں مِلا دیا - یعنی موہن بھی پڑھتا ہَے - اور سوہن بھی و نے شب اور روز کو ایک حُکم میں لاکر مِلا دیا اِس لیئے اِن حرفوں کو مِلا دینے والے حرف یعنی حُرُوفِ وصل یا عطف کہتے ہیں +

---

[1] اگر اور جو میں زمانے کا لِحاظ نہیں ہوتا جیسا میں ہوتا ہَے پہلے تب بھی جزا کے مَوقع پر بولا جاتا تھا - مگر اب متروک ہے

[2] پہلے اِسموں وغیرہ کو معطُوف علیہ کہتے ہیں - جَیسے موہن اور شب - دُوسروں کو معطُوف - جَیسے سوہن اور روز +

عطف کے حرف یہ ہیں۔ اَور ۔ و[1] ۔ پھر[2] ۔ بلکہ[3] ۔ بھی[4] ۔ نہ[5] ٭
حُرُوفِ عطف وُہ ہیں۔ جو دو اِسموں وغیرہ کو ایک معنوں میں مِلا دیں ٭

تردِید کے حرف

لڈّو لو یا پیڑا ۔ لڈّو لو۔ خواہ پیڑا ۔ یا تو یہ لو۔ یا وُہ ۔ چاہو۔ جونسا لے لو ٭
اِن مِثالوں میں پہلے ایک اِسم بیان ہُوا ہے جِس کو اِن حرفوں یا۔ خواہ ۔ یا تو ۔ چاہو نے رد کرکے دُوسرا اُس کے بدلے پیش کر دیا ہے۔ رد کرنے کو تردِید کہتے ہیں۔ اِس لئے یہ سب حُرُوفِ تردِید کہلاتے ہیں ٭
حُرُوفِ تردِید وُہ ہیں۔ جو رد کرنے کی جگہ بولے جائیں ٭

حُرُوفِ اِستِثنا[6]

موتی کے سِوا کُل جماعت حاضِر ہے۔ موتی کے ماسوا

---

[1] اَور اور و دو چیزوں کے مِلاپ کے لئے آتے ہیں ٭
[2] پھر ترتیب کو بھی چاہتا ہے ٭ [3] بلکہ ترقّی کو چاہتا ہے ٭
[4] بھی معطُوف اَور معطُوف علیہ میں مکرّر آتا ہے۔ جیسے یہ بھی لو وُہ بھی لو ٭
[5] نہ نفی کو چاہتا ہے اور مکرّر آتا ہے۔ جیسے یہ لو نہ وُہ لو ٭
[6] حُرُوفِ اِستِثنا اکثر اِسموں کے بیچ میں آتے ہیں اور حرفِ اِستدراک فِقروں کے بیچ میں جیسے مِثالوں میں دیکھتے ہو۔ حرفِ اِستثنا کے پہلے اِسم کو مُستثنٰے مِنہ کہتے ہیں۔ اور دُوسرے کو مُستثنٰے اور اِستدراک میں پہلے کو مُستدرک مِنہ اور دُوسرے کو مُستدرَک ٭

کُل جماعت حاضر ہے - بجز موتی کے کوئی لڑکا غیر حاضر نہیں +
دیکھو سوا - ماسوا - بجز موتی کو کُل جماعت سے جُدا کرتے ہیں - یعنی اور ساری جماعت تو حاضر ہے - موتی اُن کے ساتھ نہیں - اور ایسے جُدا کرنے کو اِستثنا کہتے ہیں - اس لئے یہ حرف حُروفِ اِستِثنا کہلاتے ہیں +
حُرُوفِ اِستِثنا وُہ حرف ہیں - جو کسی اِسم کو اور اِسموں سے جُدا کر دیں +

حُرُوفِ اِستِدراک

جوتی آیا - پر موتی نہیں آیا جوتی حاضر ہے مگر جوتی غیر حاضر ہے - جوتی حاضر ہے - لیکن موتی غیر حاضر ہے جوتی حاضر ہے - اِلّا موتی غیر حاضر ہے +
دیکھو پر - مگر - لیکن - اِلّا دو دو فقروں کے بیچ میں آئے ہیں - جوتی آیا - اِس فقرے کے سُننے سے یہ شُبہ پیدا ہوتا ہے کہ موتی بھی آیا یا نہیں - اِس شُبہ کا تدارک دُوسرے فقرے موتی نہیں آیا ، نے کر دیا - اور تدارک کرنے کو اِستِدراک کہتے ہیں - اِس لئے یہ حرف پر - مگر - لیکن - اِلّا حُرُوفِ اِستِدراک کہلاتے ہیں +

جواب کے حرف

تم گھر گئے تھے ؟ اِس کے جواب میں تم یا تو کہو گے ہاں - یا نہیں - یا جی - اِس لئے اِن کو

حُرُوفِ جواب کہتے ہیں ؛

حُرُوفِ جواب وُہ ہیں ۔ جو جواب میں بولے جائیں[1]
اچھا بہت اچھا ۔ بھلا ۔ سُن لیا ۔ ٹھیک دُرُست
بجا ۔ واقعی ۔ یہ بھی حُرُوفِ جواب ہیں ؛

تنبیہ کے حرف

ہیں ! یہ کیا کیا ؟ ہُوں ! یہ کیا کرتے ہو ؟
دیکھو ہیں ۔ ہُوں سے کِسی کو دھمکایا یا تنبیہ کی
ہے ۔ اِس لیئے اِن کو حُرُوفِ تنبیہ کہتے ہیں ؛
حُرُوفِ تنبیہ وُہ ہیں جِن سے دھمکایا جائے ؛

شرکت اور اختصاص کے حرف

بھی شرکت کے لیئے آتا ہے ۔ ہی اور تو تخصیص کے
لیئے ۔ جیسے مَیں بھی گیا تھا ۔ مَیں ہی گیا تھا ۔ مَیں
تو نہیں گیا ؛

نفی کے حرف

نہ آ ۔ مت آ ۔ مَیں نہیں آؤں گا ۔ یہ تو امرت ہے ۔

---

[1] ہاں اور نہیں مقامِ ادب میں اکیلے نہیں آتے ۔ اِن
کے پہلے جی لگا دیتے ہیں ۔ مثلاً جی ہاں ۔ اجی نہیں ۔ ہاں
اور جی ندائے قریب کے جواب میں بھلا بعید کے جواب میں
بہت اچھا امر یا نہی کے قبول میں ؛

یہ اَن پڑھ ہے - یہ رنڈیل ہے - وُہ نڈر ہے - یہ بدلیسی ہے۔ وُہ پردیس گیا ہے - گُراہ نہ جا - بے ڈھب - بے دھڑک +
دیکھو اِن فقروں میں نہ مت - نہیں - اَ - ان - نر - ن ب - بد - ک - بے نفی کے لئے آئے ہیں - اِس لئے اِن کو حُرُوفِ نفی کہتے ہیں +

کافِ بیانیہ

ماسٹر جی کہتے ہیں کہ ہمارا مدرسہ سب سے اوّل رہا ماسٹر جی کا کیا بیان ہے؟ یہ بیان ہے کہ ہمارا مدرسہ سب سے اوّل رہا - پس " ہمارا مدرسہ سب سے اوّل رہا " بیان کہلاتا ہے - اور اِس بیان سے پہلے کہ اکثر[1] آتا ہے - اِس کہ کو کافِ بیانیہ کہتے ہیں +

کافِ بیانیہ وُہ ہے - جو فقرے سے پہلے بیان کے لئے آئے +

مثالیں - سُنا ہے کہ صاحب جالندھر آ گئے - کہتے ہیں کہ کل یہاں آجائینگے - چپڑاسی کو حُکم دو کہ گھنٹہ بجائے دفتری سے کہو کہ دوات میں سیاہی ڈالے +

ظرفیّت کے حرف

مَیں آپ کے ہاں گیا تھا - آپ یہاں پھرتے ہیں - بس مَیں اُدھر گیا - آپ اِدھر آ گئے - آپ گھر کب

---

[1] اکثر اِس واسطے لکھا ہے - کہ بعض فقروں میں کہ محذوف ہوتا ہے - مثلاً کہار سے کہو - پانی لائے +

جائینگے ؟ جب فرمائیں - اچھا اب اجازت بخشیں +
دیکھو ان فقروں میں ہاں - یہاں - اِدھر - اُدھر
کب - جب - اب ظرف کی جگہ آئے ہیں - اِس لئے اِن
کو حُرُوفِ ظرف کہتے ہیں +
حُرُوفِ ظرف وُہ ہیں - جو مقامِ ظرفیت میں بولے جائیں +
ہاں[1] - یہاں - وہاں - کہاں - جہاں - یہیں - وہیں - کہیں
اِدھر - اُدھر - کِدھر - جِدھر ظرفِ مکان کے لئے آتے ہیں -
اَور اب - جب - کب - ابھی - جبھی - کبھی ظرفِ زمان کے لئے +

مقدار کے حرف

اُتنا کھاؤ جِتنا ہضم ہو جائے - اِس فقرے میں اُتنا
جِتنا مقدار کی جگہ بولے گئے ہیں - اِس لئے اِن کو
حُرُوفِ مقدار کہتے ہیں +
حُرُوفِ مقدار وُہ ہیں - جو مقدار کے مقام پر بولے
جائیں - جیسے اِتنا - اُتنا - کِتنا وغیرہ - جمع اَور مؤنث
میں اِتنے - اِتنی - اُتنے - اُتنی - کِتنے - کِتنی وغیرہ بولینگے +

تشبیہ کے حرف

یہ آدمی ہو بہو آپ کا بھائی ہے - اُس کا مُنہ چاند سا

[1] اصل میں ظرفیت کے یہ تین حرف ہیں - ہاں - دھر - ب - ہاں
اَور دھر مکان کے لئے اَور ب زمان کے لئے ہاں تو کبھی اکیلا بھی
آ جاتا ہے - جیسے میرے ہاں - مگر اکثر یہ تینوں حرف اِسم اِشارہ
اِسمِ موصول اَور اِسمِ اِستفہام کے ساتھ مِل کر آتے ہیں +

ہے۔ یہاں ہُو بہُو کے ذرِیعے سے اُس آدمی کو آپ کے بھائیؑ کے مانند کیا ہے۔ اَور سا کے ذرِیعے سے مُنہ کو چاند کی مانند۔ پس اَیسے کلِمے حُرُوفِ تشبِیہ کہلاتے ہَیں +

حُرُوفِ تشبِیہ وُہ ہَیں۔ جِن کے ذرِیعے سے ایک چیز کا دُوسری چیز جَیسا ہونا ظاہر کِیا جائے۔ جَیسے سا۔ ہُو بہُو۔ اَیسا۔ جَیسا۔ کَیسا۔ جمع اَور مُؤنّث میں اَیسے۔ اَیسی۔ جَیسے۔ جَیسی۔ کَیسے۔ کَیسی وغیرہ بولینگے +

صرف کا خاتمہ

اب تُم سمجھ گئے ہو کہ عِلمِ صرف کی کیا تعرِیف ہے۔ اَور اُس سے کیا غرض ہے؟

صرف وُہ عِلم ہے۔ جِس سے کلِموں کی پہچان اَور اُن کا ہیر پھیر آجائے +

پہچان سے یہ مُراد ہے کہ اب تُم کلِمے کی قِسمیں اِسم۔ فِعل۔ حرف پہچان سکتے ہو +

ہیر پھیر یہ ہے۔ کہ اُن کی گردانیں وغیرہ کرسکتے ہو +

غرض۔ اِس عِلم سے غرض یہ ہے کہ اِنسان صحیح لفظ بولے +

اِسم کی قِسمیں

(۱) معنوں کی رُو سے نکرہ - معرِفہ (۲) وضع کی رُو سے جامِد - مصدر - مُشتق (۳) گنتی کی رُو سے واحِد - جمع (۴) جنس کی رُو سے مُذکّر - مُؤنّث*

اِسمِ مُشتق

اِسمِ فاعِل - اِسمِ مفعُول - اِسمِ حالیہ - صِفتِ مُشبّہ اِسمِ آلہ - اِسمِ ظرف - اِسمِ تصغیر*

مصدر کی قِسمیں

(۱) معنوں کی رُو سے لازِم - مُتعدّی - (۲) وضع کی رُو سے غیر وضعی (۳) مُثبت - منفی*

مُتعدّی مصدر کی قِسمیں

(۱) مفعُول کی رُو سے یک مفعُول - بدو مفعُول بسہ مفعُول - (۲) وضع کی رُو سے - بنفسِہٖ - بالواسطہ (۳) حالت کی رُو سے معرُوف - مجہُول*

فِعل کی قِسمیں

جیسے مصدر ہوں گے - ویسے ہی اُن کے فِعل ہونگے گنتی میں چھ ہیں - ماضی - مُضارِع - حال اِستِقبال - امر - نہی*

چھ ماضیاں ہیں - ماضی مُطلق - قریب - بعید - شرطی شکیہ - اِستمراری +

چند اَور مُفید باتیں

لفظ دو قسم کے ہوتے ہیں - مذکور اور مُقدّر +
مذکور - جو ذکر کیا جائے - جیسے یہ لڑکا پاس ہے +
مُقدّر - جو ذِکر نہ کیا جائے - جیسے یہ پاس ہے - (لڑکا مُقدّر ہے)

تغیّر کی رُو سے اِسم کی دو قِسمیں ہیں - سالِم اور غیر سالِم +

سالِم - جو حُروفِ مُغیّرہ وغیرہ کے آنے سے نہ بدلے جیسے سُندر نے اِندر سے کہا کہ باغ چلو - سُندر اور اِندر اِسمِ سالِم ہیں +

غیر سالِم - جو حُروفِ مُغیّرہ کے آنے سے بدل جائے جیسے کالے نے بھُورے سے کہا کہ مدرسے چلو +

مُرکّب فعل

یہ کئی طرح کے آتے ہیں :-

(۱) کھا کر گیا - کھا کر جائیگا وغیرہ - ایسے فعل فعلِ معطُوف کہلاتے ہیں - یعنی کھایا اور چلا گیا - کھائیگا اور چلا جائیگا +

(۲) آجاؤ - بیٹھ جاؤ وغیرہ - مطلب اِن کا یہ ہے - کہ آؤ - اور بیٹھو - جاؤ اِن کی مدد کرتا ہے - ایسے فعل

کو مددگار فعل کہتے ہیں +
(۳) آیا کرتا تھا - آیا کرتا ہے - آیا کریگا - آیا کرے - آیا کر
آیا نہ کر - تم خود دیکھتے ہو کہ ان میں استمرار پایا جاتا ہے +
(۴) وہاں جاتے جاتے تھک بھی گئے - جاتے جاتے مل جانا
پہلے 'جاتے جاتے' میں کثرت پائی جاتی ہے - یعنی بہت جاتے
جاتے - دوسرے 'جاتے جاتے' میں کمی - یعنی ذرا کی ذرا +
فرق (۱) آیا چاہتا ہے - آتا ہے - پہلے فعل میں زیادہ
قرب ہے - یعنی ابھی - (۲) جا رہا ہوں - جاتا ہوں - پہلے
فعل میں روانگی پائی جاتی ہے - یعنی چل نکلا ہوں - دوسرے
میں تیاری +
تین فعلوں مضارع - امر - نہی کے صیغے مذکر و مؤنث
یکساں آتے ہیں +

حروف کی دو قسمیں ہیں

(۱) تہجی - جیسے ا ب پ - (۲) مرکب - جیسے کو -
سے - تک - یہ تین حروف تہجی و - ا - ی حروف
علت کہلاتے ہیں - باقی تمام حروف صحیح +

فرق

اسم ضمیر اور اسم اشارہ - ان میں فرق یہ ہے -
کہ اشارہ کسی عضو سے معلومہ چیز کی طرف ہوتا ہے
اور ضمیر کا خیال دل میں ہوا کرتا ہے +
عدد اور صفت عددی - ان میں یہ فرق ہے کہ عدد

ہیں صرف شمار ہوتا ہے۔ صفت عددی ہیں ترتیب اور مرتبہ بھی ہوا کرتا ہے ⁂

اِسمِ فاعل مُشتق ہوتا ہے۔ فاعِل ہیں یہ شرط نہیں ⁂
اِسمِ مفعُول " مفعُول "
اِسمِ حالیہ " حالیہ "

اِسمِ ذات اور اِسمِ صفت ہیں یہ فرق ہے۔ کہ اِسمِ ذات کسی عام چیز پر بولا جاتا ہے۔ جیسے آدمی۔ درخت اور اِسمِ صفت کسی اِسم کی بھلائی۔ بُرائی اور وصف بتاتا ہے۔ جیسے کالا۔ گورا۔ یا یہ کہو۔ کہ اِسمِ ذات موصُوف ہو سکتا ہے۔ اِسمِ صفت موصُوف نہیں ہو سکتا ⁂

اِسمِ صفت اور صفت مُشبّہ ہیں فرق یہ ہے کہ اِسمِ صفت عام ہے۔ چاروں قِسم کی صفتیں اِس ہیں شامِل ہیں۔ اور صفت مُشبّہ اِس کی ایک خاص قِسم ہے ⁂

مجازی معنی

جب ہم کہتے ہیں کہ تم شیر ہو۔ تو اُس وقت لفظ شیر سے ہماری مُراد بہادُر یا دلاور آدمی ہوتی ہے۔ اِس جگہ لفظِ شیر مجازی (غیر حقیقی) معنوں میں آیا ہے۔ بعض دفعہ ہم اِس طرح بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ میں کل باغ گیا تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہُوں کہ ایک بڑا کالا سانپ پڑا ہے۔ یہاں دیکھتا ہُوں، مجازاً "دیکھا" کے معنوں میں آیا ہے۔ کلام ہیں فِعل کا اِس طرح سے لانا لُطف دیتا ہے ⁂

دُوسرا حِصّہ

نحو

مُرکّب

کلمے کے بیان میں ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ کلموں ہی کے آپس میں ملنے سے بات بنتی ہے۔ اب کلموں کے ملانے کا حال سُنو۔

دیکھو گھر ایک اکیلا کلمہ ہے۔ جسے کلمہ مُفرد کہتے ہیں۔ ہم نے بات بنانے کے لئے ایک اور کلمہ چلو اِس کے ساتھ ملایا۔ تو دونوں کے ملنے سے گھر چلو ایک بات بن گئی کلموں کے اِس طرح مِلانے کو ترکیب کہتے ہیں۔ اور کلموں کے مِل جانے سے جو بات بن جاتی ہے اُسے مُرکّب بولتے ہیں۔

اب دیکھو کہ اسی کلمۂ مُفرد گھر کے ساتھ ایک سے زِیادہ کلمے بھی مِل سکتے ہیں۔ مثلاً گھر میں چلو۔ گھر میں چل کر پڑھو۔ گھر میں چل کر لکھتا ہے

پڑھو۔ اس سے معلوم ہُوا کہ ترکیب کے لئے کم سے کم دو کلمے چاہئیں +

پس ترکیب کلموں کے آپس میں مِلانے کو کہتے ہیں +

مُرکّب وُہ ہے۔ جو دو یا کئی کلموں سے مِل کر بنے +

مُرکّب کی قِسمیں

اُس کا بیٹا۔ میرا بھائی۔ موتی باغ۔ سبزی منڈی +

میرا بیٹا کھڑا ہے۔ اُس کا بھائی بیٹھا ہے۔ موتی باغ چلو۔ سبزی منڈی دُور ہے +

دیکھو اُس کا بیٹا وغیرہ مُرکّب تو ہیں۔ کیونکہ دو دو کلموں کی ترکیب سے بنے ہیں۔ لیکن ان میں یہ نُقص ہے کہ سُننے والے کو ان سے پُورا فائدہ حاصِل نہیں ہوتا۔ یعنی یہ نہیں معلُوم ہوتا کہ کہنے والے کا کیا مطلب ہے۔ اُس کا بیٹا کیا کرتا ہے۔ کھڑا ہے۔ یا بیٹھا ہے۔ یا سوتا ہے۔ اِس لئے اِس کو مُرکّب غیر مُفید یا کلامِ ناقِص کہتے ہیں۔ اور یہ بھی مُفرد ہی کے برابر سمجھا جاتا ہے +

اُس کا بیٹا کھڑا ہے ‘ میرا بھائی بیٹھا ہے۔ ان کے سُننے سے پُورا فائدہ حاصِل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کو مُرکّب مُفید یا کلامِ تام کہتے ہیں۔ اور یہی جُملہ بھی کہلاتا ہے +

مُرکّب غیر مُفید یا کلامِ ناقِص وُہ ہے۔ جس کے

سُننے سے پُورا فائدہ حاصل نہ ہو۔ جیسے میرا بیٹا۔ اُس کا بھائی۔ موتی باغ۔ سبزی منڈی۔ سُرخ لہو۔ سفید دُودھ۔ چھبیس[1] +

مُرکّب مُفید یا کلامِ تام وُہ ہے۔ جس کے سُننے سے پُورا فائدہ حاصل ہو۔ جیسے میرا بیٹا کھڑا ہے۔ اُس کا بھائی بیٹھا ہے۔ موتی باغ چلو۔ سبزی منڈی دُور ہے لہو سُرخ ہے دُودھ سفید ہے۔ یہ چھبیس لڑکے ہیں +

مُرکّب غیر مُفید کی یہ چار قِسمیں مشہور ہیں

مُرکّب اضافی۔ مُرکّب توصیفی۔ مُرکّب تعدادی۔ مُرکّب اِمتزاجی +

مُرکّب اِضافی

تم مُضاف اور مضاف اِلیہ کا حال تو پڑھ چُکے ہو۔ اِن مُرکّبات میں۔ موہن کا قلم۔ سوہن کے کاغذ۔ محمُود کی کتاب۔ فوراً بتادوگے کہ موہن۔ سوہن اور محمُود مُضاف اِلیہ ہیں۔ اور قلم۔ کاغذ اور کتاب مُضاف۔ یعنی قلم۔ کاغذ اور کتاب کو موہن۔ سوہن اور محمُود سے ایک قِسم کا لگاؤ ہے۔ اِسی لگاؤ کا نام اِضافت ہے۔ اور یہ تینوں مثالیں مُرکّب اضافی کی ہیں +

مُضاف اِلیہ وُہ ہے۔ جس کے ساتھ کسی کے اِسم کا لگاؤ ہو۔ جیسے مِثالوں میں موہن۔ سوہن اور محمُود +

[1] چھ اور بیس سے مُرکّب ہے +

مُضاف - جس کو کسی اِسم کے ساتھ لگاؤ ہو - جیسے مِثالوں میں قلم - کاغذ - کتاب +

اِضافت - مُضاف اِلیہ اور مُضاف کے درمیان کا لگاؤ ہوتا ہے +

حُرُوفِ اِضافت - جن کے ذریعے سے مُضاف اِلیہ اور مُضاف کا لگاؤ ظاہر ہو - اور وُہ یہ تین حرف ہیں - کا - کے - کی +

مُرکّبِ اِضافی - جو مُضاف اور مُضاف اِلیہ کی ترکیب سے بنا ہو +

فائدہ - یاد رکھو کہ اِضافت سے مُضاف کی تخصیص یا توضیح ہو جاتی ہے +

تخصیص - جیسے لڑکے کا قلم - پہلے قلم عام تھا - جب لڑکے کا قلم، کہا - تو 'قلم' خاص ہوگیا - اِسی طرح لڑکی کے کاغذ - آم کا درخت +

توضیح - موہن کا قلم - صرف 'قلم' کہنے سے کچھ نہیں معلُوم ہوتا تھا کہ کس کا قلم ہے - موہن کا قلم، کہنے سے بات کُھل گئی کہ موہن کا قلم ہے - اِسی طرح شاہجہان کا باغ - جہانگیر کا مقبرہ +

یہ بھی یاد رکھنا کہ اُردو میں مُضاف اِلیہ مُضاف سے پہلے آتا ہے - اور یہ بھی دیکھتے ہو کہ مُضاف اِلیہ اور مُضاف کے بیچ میں بڑا فاصلہ بھی نہیں ہے - صرف ایک حرفِ اِضافت بیچ میں ہے - مگر نظم میں آگے پیچھے بھی ہو جاتا ہے - جیسے مِصرع - سبز ہوتے کھیت

دیکھا ہے کبھی شمشیر کا +

مُرکّبِ توصیفی

بھلا آدمی - بُرا لڑکا - سفید دُودھ - سُرخ لہُو +

دیکھو جب ہم بھلا آدمی کہتے ہیں - تو لفظ "بھلا" سے آدمی کی بھلائی ظاہر ہوتی ہے - اِسی طرح لفظ بُرا سے لڑکے کی بُرائی - یہ بھلائی - بُرائی آدمی اور لڑکے کی صفت ہے - اِسی طرح سفید اور سُرخ دُودھ لہُو کی صِفتیں ہیں - جس کی صفت کی جائے - اُس کو موصُوف کہتے ہیں - جیسے اُوپر کی مِثالوں میں آدمی - لڑکا - دُودھ لہُو - اور یہ چاروں مِثالیں جو صفت اور موصُوف سے مِل کر بنی ہیں - مُرکّب توصیفی کی ہیں +

پس صِفت وُہ ہے - جس سے کِسی چیز کی بھلائی - بُرائی یا کوئی اَور صِفت ظاہر ہو - جیسے بھلا - بُرا - سفید - سُرخ +

موصُوف وُہ ہے - جس کی بھلائی - بُرائی یا کوئی اَور صِفت ظاہر کی جائے - جیسے اُوپر کی مِثالوں میں آدمی - لڑکا - دُودھ - لہُو +

مُرکّبِ توصیفی وُہ ہے - جو صفت اور موصُوف سے مِل کر بنے +

ترتیب - یہ بھی دیکھتے ہو کہ صِفت موصُوف سے پہلے ہے - اور درمیان میں فاصلہ بھی نہیں - یاد رکھو اُردو میں صِفت کا موصُوف سے پہلے لانا فصیح ہے +

مُرکّب تعدادی

تم پڑھ چکے ہو کہ ایک - دو - تین اعداد کہلاتے ہیں اور جو شے گِنی جائے - اُس کو معدُود کہتے ہیں - جیسے پانچ لڑکے - دس مرد - اِس میں پانچ اور دس عدد ہیں اور لڑکے اور مرد معدُود +

بعض عدد مُفرد ہیں - جیسے ایک سے نو تک اکائیاں اور دس - بیس - تیس وغیرہ دہاکے - اور سو - ہزار - لاکھ کروڑ وغیرہ باقی سارے عدد مُرکّب ہیں - جیسے گیارہ سے اُنیس تک - اکیس سے اُنتیس تک وغیرہ - دیکھو چھبیس مُرکّب ہے چھ اور بیس سے - چھتیس مُرکّب ہے چھ اور تیس سے - لیکن بعض مُرکّب عددوں کی صُورت کچھ ایسی بدل گئی ہے - کہ اُن سے واضح طور پر وُہ عدد مفہُوم نہیں ہوتے - جیسے گیارہ بارہ وغیرہ +

مُرکّب تعدادی - جو دو عددوں سے مِل کر بنے جیسے چھبیس - چھپن +

عدد معدُود مِل کر جُملے کا جُزو ہو سکتے ہیں - آگے معلُوم ہو جائیگا +

مُرکّب اِمتزاجی

موتی محل - اکبر آباد - پنجاب (پنج آب) کلیلہ دمنہ +
دیکھو یہ مثالیں ایسے دو دو اِسموں سے مِل کر بنی ہیں - جو نہ مُضاف اِلیہ ہیں - نہ صِفت موصُوف

اور نہ عدد معدُود - اور یہ بھی خیال کرو کہ دونو اِسم ایسے مِلے ہیں کہ دو معلُوم ہی نہیں ہوتے - بلکہ ایک شَے کا نام ہوکر ایک ہی اِسم ہو گئے ہیں - موتی محل ایک مکان کا نام ہے - اکبر آباد ایک شہر کا پنجاب ایک مُلک کا کلیلہ دمنہ ایک کِتاب کا - اِس طرح دو چیزوں کے مِل کر ایک ہو جانے کو اِمتزاج کہتے ہیں - اِس لئے اِس مُرکب کا نام مُرکب اِمتزاجی رکھ لیا ہے +

مُرکب اِمتزاجی وُہ ہے - جو صِرف دو اِسموں کو مِلا کر کِسی شَے کا نام بنا لیا ہو - جیسے موتی محل +

مُرکب مُفید یا کلامِ تام یا جُملہ

لڑکا پڑھتا ہے - اُستاد پڑھاتا ہے - لہُو سُرخ ہے دُودھ سفید ہے +

دیکھو اُوپر لڑکے کی نِسبت کہا گیا ہے کہ وُہ پڑھتا ہے - اُستاد کی نِسبت کہ وُہ پڑھاتا ہے - لہُو کی نِسبت کہ وُہ سُرخ ہے - دُودھ کی نِسبت کہ وُہ سفید ہے - اِس طرح ایک شَے کو دُوسری شے کے ساتھ نِسبت کرنے کو اِسناد کہتے ہیں - اور جِس کی نِسبت کُچھ کہا جائے - اُس کو مُسند اِلَیہ جیسے اُوپر لڑکا - اُستاد - لہُو - دُودھ مُسند اِلَیہ ہیں اور جو کُچھ کہا جائے - وُہ مُسند کہلاتا ہے - جیسے پڑھتا ہے - پڑھاتا ہے - سُرخ ہے سفید ہے مُسند ہیں - پس جُملے کے یہی دو اصلی حِصّے ہیں +

یاد رکھو کہ مُسند اِلَیہ ہمیشہ اِسم ہی ہُوا کرتا ہے -

اور مُسند کبھی اِسم - کبھی فِعل - لیکن حرف کبھی نہ مُسند ہو سکتا ہے - نہ مُسند اِلیہ

جُملے کی دو قِسمیں

پس اگر مُسند اور مُسند اِلیہ دونو اِسم ہونگے تو اُس جُملے کو جُملہ اِسمیّہ کہینگے جیسے لہُو سُرخ ہے - دُودھ سفید ہے - اور جو مُسند اِلیہ اِسم ہو - اور مُسند فِعل - تو اُس جُملے کو جُملہ فِعلیّہ کہینگے - جیسے لڑکا پڑھتا ہے - اُستاد پڑھاتا ہے ✦

جُملۂ اِسمیّہ - جس میں مُسند اِلیہ اِسم اور مُسند دونو اِسم ہوں - جیسے لہُو سُرخ ہے - دُود سفید ہے ✦

جُملۂ فِعلیّہ - جس میں مُسند اِلیہ اِسم اور مُسند فِعل ہو - جیسے لڑکا پڑھتا ہے - اُستاد پڑھاتا ہے ✦

جُملۂ اِسمیّہ

لہُو سُرخ ہے - دُود سفید ہے - زمین گول ہے - ڈھول میں پول ہے - تم دیکھتے ہو کہ یہ سب جُملے اِسمیّہ ہیں - اِن میں لہُو - دُودھ - زمین مُسند اِلیہ[1] ہیں - اور سُرخ - سفید - گول مُسند ہیں - جُملۂ اِسمیّہ میں مُسند اِلیہ کو مُبتدا کہتے ہیں - اور مُسند کو خبر - اور ہے وغیرہ کو کلمۂ ربط ✦

[1] اُستاد کو چاہیئے - کہ بہت سی مثالیں دے کر مُسند اِلیہ اور مُسند کو طُلبہ کے خوب ذہن نشین کرے ✦

ربط کے کلمے یہ ہیں۔ ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں۔ اور نفی کے وقت ان کے پہلے نہیں لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے دُودھ سُرخ نہیں ہے۔ لہو سفید نہیں ہے ؂

ربط کے کلمے اور اُن کا موقع اِس نقشے میں دیکھو

جنس مُبتدا	کلمۂ ربط	مثالیں	کیفیت
اِسم مُفرد یا ضمیر واحد غائب یا ضمیر واحد حاضر	ہے	موہن دانا ہے۔ وُہ دانا ہے۔ تُو دانا ہے۔	جب مُبتدا اِسم مُفرد یا ضمیر واحد غائب یا واحد حاضر ہو۔ تو ہے کلمۂ ربط ہوتا ہے۔
ضمیر واحد مُتکلم	ہُوں	میں دانا ہُوں	ضمیر واحد مُتکلم میں ہُوں کلمۂ ربط ہوتا ہے ؂
اِسم جمع۔ جمع۔ ضمیر جمع غائب ضمیر جمع مُتکلم	ہیں	یہ لوگ دانا ہیں یہ لڑکے پڑھے ہُوئے ہیں۔ وُہ دانا ہیں۔ ہم غریب ہیں ؂	جب مُبتدا اِسم جمع یا جمع یا ضمیر جمع غائب یا جمع مُتکلم ہو۔ تو ہیں کلمۂ ربط ہوتا ہے ؂
ضمیر جمع حاضر	ہو	تم دانا ہو	ضمیر جمع حاضر میں ہو کلمۂ ربط ہوتا ہے ؂

فائدے

(۱) مُبتدا اور خبر کی تذکیر و تانیث۔ وحدت و جمع

صفت کی طرح ہے۔ جیسے لڑکا بھلا ہے۔ لڑکے بھلے ہیں۔ لڑکی بھلی ہے۔ لڑکیاں بھلی ہیں +

(۲) قرینہ پایا جائے۔ تو مُبتدا یا خبر یا جملہ محذُوف ہو جاتا ہے۔ جیسے کوئی پُوچھے۔ تمُ ہیں کَون لمبا ہے۔ جواب موہن۔ یہاں خبر محذُوف ہے۔ اگر پُوچھیں۔ موہن لمبا ہے؟ جواب لمبا ہے۔ یہاں موہن مُبتدا محذُوف ہے۔ اگر صِرف یہ کہ دیں۔ ہاں۔ یہاں جُملہ ہی محذُوف ہوگیا +

ترکیب

لہُو ۔ ۔ ۔ ۔ مُبتدا
سُرخ ۔ ۔ ۔ ۔ خبر
ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کلِمۂ ربط
} مُبتدا اور خبر مل کر جُملۂ اِسمیہ ہُوا +

بولُ ۔ مُبتدا
مَوجُود ۔ ۔ ۔ ۔ خبر محذُوف
ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کلِمۂ ربط
ڈھول ۔ مجرُور } مُتعلّق خبر
ہیں ۔ جار
} مُبتدا اور خبر مل کر جُملہ اِسمیہ ہُوا +

ترکیب۔ پہلے مُبتدا۔ پھر خبر۔ آخر کلِمۂ ربط۔ نظم میں اُلٹ پلٹ بھی ہو جاتے ہیں +

جُملہ فِعلیہ

رشید پڑھتا ہے۔ سعید روٹی کھاتا ہے +

یہ تو تمُ جانتے ہو۔ کہ یہ دونو جُملے فِعلیہ ہیں۔ کیونکہ

اِن میں رشید اور سعید مُسند اِلَیہ اسم ہیں۔ اور پڑھتا ہے۔ کھاتا ہے مُسند فعل ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ جُملۂ فعلیہ میں مُسند الیہ کو فاعل کہتے ہیں۔ اور مُسند کو جو فعل ہُوا کرتا ہے فعل۔

ترکیب

پڑھتا ہے ... فعل
رشید ... فاعل
} فعل فاعل مل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا۔

کھاتا ہے ... فعل
سعید فاعل
روٹی مفعُول
} فعل فاعل اور مفعُول سے مل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا۔

مثالوں کی ترکیب میں تم نے دیکھا۔ کہ پہلی مثال میں تو صرف فعل اور فاعل ہی مل کر جُملۂ فعلیہ ہو گیا ہے۔ دُوسری مثال میں مفعُول بھی فعل کے ساتھ ملا ہے۔ اِسی طرح فعل کے اور مُتعلقات بھی فعل کے ساتھ مل کر مُسند سمجھے جاتے ہیں۔

ترتیب۔ اُردو میں پہلے فاعل۔ پھر مفعُول و آخر میں فعل ہوتا ہے۔ جیسے سعید روٹی کھا چکا ہے۔ نظم میں ترتیب بدل بھی جاتی ہے۔ جیسے

کھا چُکا ہے سعید اب روٹی

فائدہ۔ جب قرینہ پایا جائے۔ تو فعل یا فاعل یا مفعُول یا جُملہ محذُوف بھی ہو جاتا ہے۔ جیسے کہیں۔ کون آیا؟ جواب رشید۔ یہاں آیا فعل محذُوف ہے۔ جب کہیں رشید آگیا؟ جواب۔ آگیا۔ یہاں رشید فاعل محذُوف ہے۔ اگر

صرف یہ کہ دیں کہ ہاں۔ تو جملہ ہی محذوف ہو گیا۔ جب کہیں۔ کون کون روٹی کھا گئے ہیں؟ جواب صرف سعید کہا گیا ہے۔ یہاں مفعول محذوف ہے۔ ڈر یا خوف کے وقت صرف اتنا ہی کہہ دیا کرتے ہیں۔ چور چور۔ سانپ سانپ۔ اس کی ترکیب کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ (۱) چور ہے۔ (۲) چور کو پکڑو۔ (۳) چور آیا وغیرہ +

ضمیر دو طرح آتی ہے

جب ضمیر فاعل واقع ہوتی ہے۔ تو دو طرح آتی ہے:۔
(۱) ظاہر جسے بارز کہتے ہیں۔ مثلاً کوئی پوچھے۔ موہن کیا کرتا ہے؟ جواب میں کہیں۔ وہ پڑھتا ہے +
(۲) پوشیدہ جسے مستتر کہتے ہیں۔ مثلاً سعید آیا اور چلا گیا +

ضمیر وُہ پہلے جملے میں ظاہر ہے۔ پس ایسی ضمیر کو ضمیرِ بارز کہتے ہیں +

چلا گیا۔ اس میں ضمیر وُہ پوشیدہ ہے۔ جو سعید کی طرف پھرتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر مستتر کہتے ہیں +

وُہ ضمیر بارز موہن کے لئے آتی ہے۔ اور وُہ ضمیر مستتر سعید کی طرف پھرتی ہے۔ پس موہن اور سعید ان کے مرجع ہیں +

ضمیر۔ ایک مختصر نام ہوتا ہے +

مرجع۔ جس کی طرف ضمیر پھرے۔ جیسے مثالوں میں موہن اور سعید +

مفعُولِ مالم یُسمّ فاعِلُہٗ وُہ مفعُول ہے - جِس کا فاعِل معلُوم نہ ہو - جَیسے موہن لڑائی میں مارا گیا - کِتاب مدرسے میں پڑھی گئی - یعنی موہن کا مارنے والا اور کِتاب کا پڑھنے والا یعنی فاعِل نا معلُوم ہے - جسے مجہُول کہتے ہیں پس ایسا مفعُول مالم یُسمّ فاعِلُہٗ کہلاتا ہے +

ترکیب

مارا گیا . . . فِعل مجہُول		
موہن . . . مفعُولِ مالم یُسمّ فاعِلُہٗ		
لڑائی . . . . مجرُور	مُتعلِق فِعل	پس جُملہ فعلیہ ہُوا +
میں . . . . جار		
پڑھی گئی . . . فِعل مجہُول		
کِتاب . . . مفعُولِ مالم یُسمّ فاعِلُہٗ		
مدرسہ مجرُور	مُتعلِق فِعل	جُملہ فعلیہ ہُوا +
میں جار		

افعالِ قُلُوب

ہم نے موہن کو اچھا جانا - موہن کو بُرا خیال کیا -

لہ مُتعدّی بدو مفعُول میں دُوسرا مفعُول اور بہ مفعُول میں تیسرا مفعُول مفعُول مالم یُسمّ فاعِلُہٗ ہوتا ہے - جَیسے فقیر کو روٹی دِلوائی گئی - اِس میں روٹی دُوسرا مفعُول مفعُول مالم یُسمّ فاعِلُہٗ ہے - موہن سے فقیر کو روٹی دِلوائی گئی - اِس میں روٹی تیسرا مفعُول مفعُولِ مالم یُسمّ فاعِلُہ ہے افعالِ قُلُوب میں جب دو مفعُول ہوں تو پہلا مفعُول مفعُولِ مالم یُسمّ فاعِلُہٗ ہوتا ہے - جَیسے موہن کو اچھا خیال کِیا گیا - یہاں موہن مفعُول مالم یُسمّ فاعِلُہٗ ہے +

مگر یہ ہم غلط سمجھے +

دیکھو جانا - خیال کیا - اور سمجھے - یہ فعل دل سے لگاؤ رکھتے ہیں - کیونکہ جاننا - خیال کرنا اور سمجھنا یہ دل ہی سے ہُوا کرتا ہے - اور دل کو قلب سمجھتے ہیں جس کی جمع قلوب ہے - اس لئے ان فعلوں کو افعالِ قلوب کہتے ہیں +

افعال قلوب جو دل سے لگاؤ رکھیں +

فعل کے پانچ مفعول ہوتے ہیں

ماسٹر جی نے موتی کو صُبح سکول میں جھوٹ بولنے پر چھڑی سے بُری طرح مارا +

دیکھو اس جُملے میں مارا فعل - ماسٹر جی فاعل - موتی مفعُول ہے - پس ایسے مفعُول کو مفعُول بہٖ کہتے ہیں - آگے چلو - کس وقت اور کس جگہ مارا ؟ صُبح سکول میں پس صُبح اور سکول مفعُول فیہ ہیں +

کس واسطے مارا ؟ جھوٹ بولنے پر - پس جھوٹ بولنا مفعول لہٗ ہے +

کس کے ساتھ مارا ؟ چھڑی سے - پس چھڑی مفعُول معہٗ ہے +

کس طرح مارا ؟ بُری طرح سے - پس بُری طرح مفعُول مُطلق ہے +

(۱) مفعُول بہٖ - جس پر فعل واقع ہو - جیسے موتی } یہ مفعُول صرف مُتعدی فعل کے ساتھ آتا ہے -

(۲) مفعول فیہ - جس جگہ یا جس وقت فعل واقع ہو - جیسے صُبح - شکول ✦
(۳) مفعول لہٗ - جس کے لئے فعل واقع ہو جیسے جھوٹ بولنا ✦
(۴) مفعول معہٗ - جس کے ساتھ فعل واقع ہو - جیسے چھڑی ✦
(۵) مفعول مُطلق - جس طرح وغیرہ فعل واقع ہو - جیسے بُری طرح

یہ چاروں مفعول مُتعدّی اور لازم دونو فعلوں کے ساتھ آتے ہیں

پس یہ پانچ مفعول یاد رکھو - بہٖ - فیہ - لہٗ - معہٗ - مُطلق شعر

پانچ مفعول فعل کے ہیں یہی :- فیہ - مُطلق - لہٗ - معہٗ - بہٖ -

مفعولِ ثانی

علاوہ ان کے مُتعدّی فعلوں کے ساتھ ایک اور مفعول بھی آیا کرتا ہے - جیسے محمود نے فقیر کو روٹی دی - اس میں دی فعل - محمود فاعل - فقیر مفعول اور روٹی دُوسرا مفعول ہے - دُوسرے کو ثانی کہتے ہیں - اس لئے ایسے مفعول مفعول ثانی کہلاتے ہیں ✦

پہچان - کس کو یا کیا کے جواب میں مفعول بہٖ اور ثانی آیا کرتا ہے - جیسے ' فقیر ' اور روٹی ✦

کہاں اور کب کے جواب میں مفعول فیہ - جیسے شکول - صُبح ✦

لے مفعولِ مُطلق تین طرح آتا ہے - وضع - تعداد اور تاکید کے لئے

کیوں کے جواب میں لہٗ۔ جیسے جھوٹ بولنے پر +
کاہے سے کے جواب میں معہٗ۔ جیسے چھڑی سے +
کیسا وغیرہ کے جواب میں مُطلق۔ جیسے کیسا مارا؟
بُری طرح +

علامت۔ مفعُول بہٖ کی کو۔ فیہ کی میں۔ لہٗ کی پر
معہٗ کی سے +

بعض اوقات یہ علامتیں محذُوف بھی ہوتی ہیں۔
جیسے میں نے کھانا کھایا۔ مَیں صُبح بازار گیا تھا +

بعض اَوقات فعل کے اس طرح سے تین مفعُول
بھی آ جاتے ہیں۔ جیسے میں نے محمُود سے فقیر کو روٹی
دِلوائی۔ یہاں محمُود پہلا مفعُول۔ فقیر دُوسرا۔ روٹی تیسرا ہے +

جار مجرُور

ہم مدرسے میں پڑھتے ہیں۔ تمُ گھوڑے پر سوار ہو +
تمُ صرف میں پڑھ چکے ہو کہ مَیں اور پر وغیرہ حرفِ
جار ہیں۔ جن اِسموں پر یہ حرف آتے ہیں۔ اُن کو
مجرُور کہتے ہیں۔ جُملے میں جار مجرُور مل کر فعل سے مُتعلق
ہو جایا کرتے ہیں۔ جیسے اِس ترکیب میں :۔

ترکیب

پڑھتے ہیں ... فعل
ہم .... فاعِل
مدرسہ مجرُور
میں جار } مُتعلِّقِ فعل
} جُملہ فعلیہ ہُوا +

ہو ...... فعل ناقص		
تم .... اِسم		جُملہ اِسمیہ ہُوا ؛
سوار	خبر	
گھوڑے	مجرور } جار مجرور	
پر	جار } مُتعلّق خبر	

حال ذوالحال

سوہن ہنستا جاتا ہے۔ مَیں موہن کو روتے دیکھتا ہُوں ؛
صرف میں تم نے پڑھا ہے کہ ایسے فقروں میں ہنستا اور روتے حال ہوتا ہے۔ جس کا حال ہو۔ اُس کو حال والا یعنی ذوالحال کہتے ہیں۔ جیسے سوہن اور موہن۔ حال اور ذوالحال مل کر جُملے کا جُزو ہو جاتے ہیں ؛

ترکیب

جاتا ہے .... فعل		
سوہن ...... ذوالحال	فاعل	جُملۂ فعلیہ ہُوا ؛
ہنستا ...... حال		
دیکھتا ہُوں .... فعل		
مَیں .... فاعل		
موہن .... ذوالحال	مفعول	جُملہ فعلیہ ہُوا ؛
روتے ..... حال		
کو	علامتِ مفعُول	

ل پہلے جُملے میں ہنستا فاعل کا حال ہے۔ دُوسرے میں روتے مفعُول کا ؛

تمیز

دس سیر لاؤ - اِس کو سُن کر ہم کو شک ہوگیا - اور ہم کچھ تمیز نہیں کر سکتے کہ کیا چیز لائیں - جب کہا دس سیر آٹا لاؤ - تو آٹے کے لفظ سے ہم کو تمیز ہوگئی کہ آٹا منگاتا ہے - اور وُہ شک جاتا رہا - اِس لئے آٹے کو تمیز کہینگے - اور دس سیر کو جن کی نسبت تمیز ہوئی ہے - مُمیّز (تمیز کیا گیا)

پس تمیز وُہ ہے - جو کسی اِسم یا جُملے سے شک دُور کر دے +

مُمیّز وُہ ہے - جس کی نسبت شک دُور ہو +

تمیز مُمیّز مِل کر جُملے کا جُزو ہو جاتے ہیں +

ترکیب

لاؤ .... فِعل با فاعل			جُملہ فِعلیہ ہُوا +
پانچ سیر .... مُمیّز	مفعُول		
آٹا .... تمیز			

(۱) چار گز کپڑا - دو تولے سونا ۵۰ میل سفر - ۵ بوتل شربت - اِن میں کپڑا - سونا - سفر - شربت تمیزیں ہیں - اور چار گز - دو تولے - ۵۰ میل - ۵ بوتل مُمیّز ہیں +

(۲) موہن سے سوہن قد میں بڑا ہے - سوہن سے موہن عُمر میں - اِن فقروں میں قد - عمر جُملے سے تمیز واقع ہوئے ہیں +

افعالِ ناقصہ

ہونا - ہو جانا - بننا - بن جانا وغیرہ - اِن کے فعلوں کو افعالِ ناقصہ کہتے ہیں - کیوں اِن میں کیا نقص ہے - دیکھو سب فعل اپنے فاعل یا فاعل اور مفعول دونو کو چاہتے ہیں "ہونا" وغیرہ کے فعل نام کو تو فعل ہیں - یعنی مصدروں سے بنتے ہیں - مگر ہے وغیرہ کلمۂ ربط کی طرح مُبتدا اور خبر کو چاہتے ہیں - پس یہی نقص ہے جس سے اُن کا نام افعالِ ناقصہ رکھا گیا - جیسے موہن کا کہنا جھوٹ ہُوا - سوہن جوان ہوگیا وغیرہ - اِس میں موہن کا کہنا اور سوہن مُبتدا ہیں جھوٹ اور جوان خبریں ہیں +

جُملۂ مُعلّلہ

موہن مدرسے نہیں آیا - کیونکہ وُہ بیمار ہے +

تمُ دیکھتے ہو کہ موہن کے مدرسے نہ آنے کا سبب اُس کا بیمار ہونا ہے - سبب کو عِلّت کہتے ہیں - جس کا سبب ہو - اُس کو معلُول - موہن مدرسے نہیں آیا - یہ معلُول ہے - وُہ بیمار ہے - یہ عِلّت ہے - عِلّت معلُول مِل کر جُملۂ مُعلّلہ ہو جاتا ہے - دیکھو ترکیب :-

ترکیب

نہیں آیا . . . فعل	جُملۂ فِعلیّہ		
موہن . . . . فاعل	ہو کر معلُول	کیونکہ	حرفِ عِلّت
مدرسہ مفعُول فیہ	ہُوا		

ہے ۔۔۔۔ حرفِ ربط وُہ ۔۔۔۔ مُبتدا بیمار ۔۔۔ خبر	جُملۂ اِسمیّہ ہوکر عِلّت ہُوئی	عِلّت و معلُول مِل کر جُملہ مُعلِلہ ہُوا ۔

مُستثنیٰ و مُستثنیٰ مِنہُ

موہن کے سِوا کُل جماعت حاضِر ہے ۔

تُم نے صرف میں پڑھا ہے کہ جِس چیز کو اوروں سے جُدا کرتے ہیں ۔ اُس کو مُستثنیٰ کہتے ہیں ۔ اور جِن سے جُدا کرتے ہیں ۔ اُن کو مُستثنیٰ مِنہ ۔ جیسے موہن کو کُل جماعت سے جُدا کیا ہے ۔ پس موہن مُستثنیٰ ہے اور کُل جماعت مُستثنیٰ مِنہُ ۔ اور سوا حرفِ اِستثنا ۔ مُستثنیٰ اور مُستثنیٰ مِنہ، مِل کر جُملے کا حِصّہ ہُوا کرتے ہیں ۔ ترکیب میں دیکھو ۔

ترکیب

ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ حرفِ ربط			
کُل جماعت ۔۔۔۔۔ مُستثنیٰ مِنہ،	مُبتدا		
موہن ۔۔۔۔۔۔۔۔ مُستثنیٰ			
سِوا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حرفِ اِستثنا			
حاضِر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خبر		پس مُبتدا اور خبر مِل کر جُملہ اِسمیّہ ہُوا ۔	

جُملہ نِدائیّہ

یا خُدا رحم کر ۔ ہے ایشور میں بھول گیا ۔

تُم دیکھتے ہو کہ اِن فِقروں میں یا اور ہے حرفِ

ندا ہیں۔ اور خدا اور ایشور منادے ہیں (منادے جس کو پکاریں) رحم کر۔ میں بھول گیا۔ ان کے جواب ہیں پس جملہ ندائیہ میں یہ تین چیزیں لازم ہوتی ہیں:-
(۱) حرفِ ندا (۲) منادے (۳) جوابِ ندا

ترکیب

یا... حرفِ ندا خدا... منادے	ندا منادے مل کر قائم مقام جملہ فعلیہ ہو کر ندا ہوئی	ندا اور جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔
رحم کر... فعل با فاعل	جملۂ فعلیہ ہو کر جواب ندا	

ندبہ اور مندوب

ہائے موہن تو کہاں چلا گیا۔ تم دیکھتے ہو کہ ہائے حرفِ تاسف ہے۔ اس کو ندبہ بھی کہتے ہیں۔ موہن مندوب۔ تو کہاں چلا گیا۔ اس کا جواب جملۂ ندائیہ کی طرح اس میں بھی تین چیزیں ہوتی ہیں۔ اور ویسے ہی ترکیب ہے +

لہ یہاں قائم مقام جملہ فعلیہ کا یہ مطلب ہے کہ میں خدا کو پکارتا ہوں۔ پس یہ جملہ فعلیہ ہے۔ جواب ندا کبھی جملۂ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے رحم کر۔ اور کبھی جملۂ اسمیہ۔ جیسے ہے ایشور میں گنہگار ہوں۔ کبھی حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے۔ جیسے لڑکو! ادھر آؤ۔ یعنی اے لڑکو!

ترکیب

ہائے ... حرفِ ندبہ } حرفِ ندبہ اور مندوب
موہن ... مندوب } مل کر ندبہ ہوا
چلا گیا ... فعل
تو ... فاعل } جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندبہ ہوا
کہاں ... مفعول فیہ
} بس ندبہ اور جوابِ ندبہ مل کر جملہ مندوب ہوا +

جُملۂ قسمیہ

خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی - تمہاری قسم میں سچ کہتا ہوں +

تم دیکھتے ہو - کہ جملہ ندائیہ کی طرح اس میں بھی تین ہی چیزیں ہیں - (۱) کلمۂ قسم (۲) مُقسم بہ - یعنی وہ چیز جس کی قسم کھائیں (۳) جوابِ قسم - یعنی جس بات کے لئے قسم کھائیں +

ترکیب

قسم ...... کلمۂ قسم مضاف
خدا ... مُقسم بہ مضاف الیہ } کلمۂ قسم اور مقسم مل کر قسم ہوئی +
کی ... حرفِ اضافت

چوری نہیں کی ... فعل } جملۂ فعلیہ ہو کر جواب قسم +
میں نے ...... فاعل

پس قسم و جوابِ قسم مل کر جملہ قسمیہ ہوا

جُملۂ شرطیہ

جب تم نہ آئے - تو مَیں آیا - جو نہیں دیتے ہو - تو جواب دو *

دیکھتے ہو کہ یہ دونو شرطیہ جُملے ہیں - کیوں ؟ اِن میں شرط پائی جاتی ہے - پس جُملہ شرطیہ میں یہ چار چیزیں ہوتی ہیں (۱) حرفِ شرط جیسے جب (۲) شرط جیسے تم نہ آئے - (۳) حرفِ جزا - جیسے تو - (۴) جزا جیسے مَیں آیا *

کبھی حرفِ شرط محذُوف ہوتا ہے - جیسے کوئی تمام سال محنت کرے - تو جا کر اِمتحان پاس ہو - کبھی حرفِ جزا محذوف ہوتا ہے - جیسے شِعر

اگر ہم جانتے داغِ جُدائی
نہ کرتے اِتنی اُلفت تم سے بھائی

کبھی جزا پہلے آتی ہے - جیسے ع

برشتی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

ترکیب

جب	حرفِ شرط	جُملۂ فعلیہ ہو کر شرط ہُوئی	پس شرط اور جزا مِل کر جُملۂ شرطیہ ہُوا *
نہ آئے	فِعل		
تم	فاعِل		
تو	حرفِ جزا	جُملۂ فعلیہ ہو کر جزا ہُوئی	
آیا	فِعل		
مَیں	فاعِل		

صلہ موصول

جو چوری کرتا ہے - وہ سزا پاتا ہے ٭

تم نے صرف میں پڑھا ہے - کہ اِس میں جو اسم موصول ہے "چوری کرتا ہے" اس کا صلہ ہے - اور صلہ موصول مل کر مبتدا ہو گیا ہے - سزا پاتا ہے - اس کی خبر ہے - اِس کی ترکیب یوں ہوگی ٭

جو .... اسم موصول

کرتا ہے .... فعل

ضمیر پھرتی ہے موصول کی طرف - وہ فاعل

چوری ..... مفعول

} صلہ ہوا موصول کا } صلہ موصول مل کر مبتدا

پاتا ہے ...... فعل

وہ .... ضمیر { موصول کی طرف پھرتی ہے } فاعل

سزا .... مفعول

} جملہ فعلیہ ہو کر خبر

} پس مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا ٭

اکثر موصول کی خبروں میں حرفِ جزا آتے ہیں - اِس لیئے اُن کی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں ٭

جو کے مقابل میں سو - جیسے جو بُرا ہے - سو بُرا ہے ٭

جیسا " ویسا " جیسا کوئی کریگا - ویسا بھریگا ٭

جتنا " اُتنا " جتنا کریگا - اُتنا پائیگا ٭

جدھر " اُدھر " جدھر دیکھتا ہوں - اُدھر تو ہی تو ہے

جہاں " وہاں " جہاں " " وہاں " "

معطُوف علَیہ اَور معطُوف

رام اَور شام پڑھتے ہَیں - حامِد آیا اَور محمُود چلا گیا ۔

تُم جانتے ہو - کہ پہلے جُملے میں رام معطُوف علَیہ ہے - اَور شام معطُوف - یہ دونو مُفرد ہیں " حامِد آیا " معطُوف علَیہ " محمُود چلا گیا " معطُوف - یہ دونو مُرکّب ہَیں - اَگر معطُوف علَیہ اور معطُوف ایک ہی فِعل سے مُتعلِّق ہوں - تو جُملے کا کوئی جُزو ہوں گے - اَور اَگر الگ الگ فِعلوں سے مُتعلِّق ہوں - تو دو جُملے ہو کر پہلا جُملہ معطُوف علَیہ کہلائیگا - اَور دُوسرا جُملہ معطُوف یہ سب ترکیب میں دیکھو ۔

ترکیب

پڑھتے ہَیں . . . . فِعل
رام . . . معطُوف علَیہ
شام . . . معطُوف
اَور . . . حرفِ عطف
} مِل کر فاعِل ہوُا
} فِعل اَور فاعِل مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہوُا

آیا . . . فِعل
حامِد . . . فاعِل
} جُملۂ فِعلیہ ہو کر معطُوف علَیہ
اَور . . . حرفِ عطف
چلا گیا . . . فِعل
محمُود . . . فاعِل
} جُملۂ فِعلیہ ہو کر معطُوف
} معطُوف علَیہ اَور معطُوف مِل کر جُملۂ معطُوفہ ہُوا

جُملۂ بیانیہ

سُنتے ہیں کہ کل صاحب آئینگے ۔ معلوم ہُوا کہ وُہ میرا بھائی ہے ۔

تم دیکھتے ہو ۔ ان فقروں میں کہ حرفِ بیان ہے ۔ اور کل آئینگے "اور " وُہ میرا بھائی ہے " بیان ہیں ۔ جس کا بیان ہوتا ہے ۔ اُس کو مُبیّن کہتے ہیں ۔ ان دونو مثالوں میں کہ سے پہلے یہ اِسمِ اشارہ محذوف ہے ۔ اور وُہی مُبیّن ہے ۔ بیان مُبیّن مِل کر جُملۂ بیانیہ ہوتا ہے ۔ لیکن جُملۂ بیانیہ کسی اور جُملے کا کوئی حصّہ ہو جاتا ہے ۔ جیسے ذیل کی ترکیب میں دیکھو گے ۔

سُنتے ہیں کہ کل صاحب آئیں گے ۔

ترکیب

سُنتے ہیں . . . . فعل با فاعل

یہ . . . . . اِسمِ اشارہ محذوف مُبیّن			بیان اور مُبیّن مِل کر جُملہ بیانیہ ہوکر مفعول ہُوا
کہ . . . . حرفِ بیان			
آئینگے . . . . فعل	جُملۂ فعلیہ ہوکر مُبیّن کا بیان ہُوا		
صاحب . . . . فاعل			
کل . . . . ظرفِ زماں مُتعلّقِ فعل			

پس فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مِل کر جُملۂ فعلیہ ہُوا ۔

مقولہ

اگر "کہنا" کے فعلوں کے ساتھ جملہ بیانیہ واقع ہوتا ہے تو اُس کے بیان کو مقولہ کہتے ہیں۔ جیسے رشید نے کہا۔ میں بیمار ہُوں ÷

ترکیب

کہا ... فعل		کہا فعل اپنے فاعل اور مقولے کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہُوا ÷
رشید ... فاعل		
نے ... علامتِ فاعل		
ہُوں ... فعل ناقص	جملۂ اسمیہ ہو کر کہا کا مقولہ ہُوا	
مَیں ... مبتدا		
بیمار ... خبر		

مقولہ وہ جملۂ بیانیہ ہوتا ہے۔ جو کہنا مصدر کے فعلوں کے ساتھ واقع ہو ÷

جملۂ مُعترضہ

موہن (خدا اُس کو خُوش رکھے) میری بڑی خدمت کرتا ہے ÷

دیکھو۔ اصل فقرہ تو صرف اتنا ہے کہ موہن میری بڑی خدمت کرتا ہے۔ اس کے بیچ میں ایک اور فقرہ "خدا اُس کو خُوش رکھے" آ گیا ہے۔ ایسے بیچ میں آ جانے والے کو مُعترضہ کہتے ہیں ÷

پس جملہ مُعترضہ اُس جُملے کو کہتے ہیں۔ جو کسی

جُملے کے دو جزوں کے بیچ میں آجائے ؛

جُملۂ خبریّہ و اِنشائیّہ

اب تک جو تم نے جُملے کی قسمیں پڑھی ہیں۔ وُہ جُملے کے ذاتی اجزا کے لحاظ سے تھیں۔ اب جُملے کی وُہ دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔ جو اُس کی صفت کے لحاظ سے ہیں ؛

احمد دِلّی گیا۔ محمُود پڑھ رہا ہے۔ دُرگا کل آجائیگا۔ دیکھو اِن جُملوں سے احمد کے جانے۔ محمُود کے پڑھنے اور دُرگا کے آنے کی خبریں معلُوم ہوتی ہیں اور ہمیشہ خبروں کی نِسبت سچ اور جھُوٹ کا اِحتِمال ہو سکتا ہے۔ پس ایسے خبر دینے والے جُملوں کو جُملۂ خبریّہ کہتے ہیں ؛

سبق یاد کرو۔ غُل نہ مچاؤ۔ حامد! کیا کر رہے ہو؟ افسوس! تُم نچلے نہیں بیٹھتے۔ آہا! چھُٹی کا گھنٹہ بجا۔ خبردار! جھُوٹ نہ بولنا ؛

دیکھو۔ اِن جُملوں میں سچ اور جھُوٹ کا اِحتِمال نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اِن سے امر۔ نہی۔ اِستِفہام تاسُّف اِنبِساط اور تنبیہ معلُوم ہوتی ہے۔ پس ایسے جُملوں کو جُملۂ اِنشائیّہ کہتے ہیں ؛

ﮧ اِنشا اِصطلاح میں اُس کلام کو کہتے ہیں۔ جس میں صِدق و کِذب کا اِحتِمال نہ ہو ؛

جُملۂ خبریّہ - جس میں کسی قِسم کی خبر پائی جائے ۔
جُملۂ اِنشائیہ - جس میں حُکم یا خواہش پائی جائے ۔

ترکیب

احمد دِلّی گیا

گیا ..... فِعل
احمد فاعِل
دِلّی مفعُول فیہ
} فِعل فاعِل اور مفعُول فیہ سے مِل کر جُملہ فِعلیہ خبریّہ ہُؤا ۔

سبق یاد کرو

یاد کرو ..... فِعل با فاعِل
سبق ..... مفعُول
} فِعل - فاعِل اور مفعُول مِل کر جُملۂ فِعلیہ اِنشائیّہ ہؤا ۔

توابع

توابع تابع کی جمع ہے۔ تابع کہتے ہیں کِسی کے پیچھے چلنے والے کو یہاں اُس کلِمے سے مُراد ہے ۔ جو ہمیشہ کِسی کلِمے کے پیچھے آتا ہے ۔ اور جو حالت و کیفیّت پہلے کلِمے کی ہوتی ہے ۔ وُہی اُس پچھلے کلِمے کی بھی ہُوا کرتی ہے ۔ پہلے کلِمے کو **متبُوع** کہتے ہیں اور پچھلے کو **تابع** ۔ مثلاً میں نے تیرے بھائی موہن کو دیکھا ۔ اس جُملے میں بھائی متبُوع ہے ۔ موہن تابع ۔ اور دیکھو دونو کی ایک ہی حالت ہے ۔ یعنی ترکیب میں دونو مفعُول ہیں ۔ اِس کی پانچ قِسمیں ہیں ۔

(۱) **صِفت** - جیسے سفید دُودھ - اِس میں سفید صِفت ہے - اور دُودھ مَوصُوف - صِفت مَوصُوف کے تابع ہوتی ہے - یعنی بغیر موصُوف کے صِفت نہیں ہو سکتی - پس سفید (صِفت) تابع دُودھ (مَوصُوف) متبُوع ہے *

(۲) **عطف بہ حرف** - جیسے رشید اور حمید آئے۔ آئے فعل کا اثر پہلے رشید پر ہوتا ہے - پھر حمید پر - یعنی رشید اور حمید دو تو آئے - پس حمید (معطُوف) تابع - رشید (معطُوف علیہ) متبُوع ہے *

(۳) **تاکید**[1] جیسے کل ضرُور آؤ - دیکھو - ضرُور نے کل آنے کی تاکید کر دی - یعنی ضرُور - کل آؤ کے تابع ہوگیا ہے - پس ضرُور[2] (تاکید) تابع - کل آؤ (مؤکّد) متبُوع ہے *

تاکید وُہ ہے - جس سے فعل میں زور آ جائے *

(۴) **بدل** - جیسے موتی میرا بیٹا پڑھتا ہے - اِس فقرے میں موتی سے غرض ہے - میرا بیٹا موتی کہ اگر

---

[1] تاکید دو طرح سے ہوتی ہے (۱) لفظ دوبارہ لانے سے جیسے ہاں ہاں مَیں نے جان لیا - جاؤ جاؤ - بس بس - دل کے دل - سب کے سب - غول کے غول وغیرہ *

[2] ضرُور - کل - سب - خوُد - آپ - کبھی وغیرہ لفظوں کے ملانے سے - جیسے ضرُور آؤ - کُل جماعت حاضِر ہے - سب لڑکے پڑھتے ہیں - مَیں خوُد وہاں گیا - جھوُٹ کبھی نہ بولو *

یہ بات ظاہر کرنے کے لئے کہ وُہ میرا بیٹا ہے۔ اِس کے بدلے کہا۔ میرا بیٹا۔ یعنی کوئی اَور موتی نہیں وُہ موتی جو میرا بیٹا ہے۔ پس میرا بیٹا (بدل) تابع اَور موتی (مُبدل مِنہُ) متبُوع ہے۔

بدل وُہ اِسم ہے۔ جو کسی اِسم کے بعد اُس کی توضیح کرنے کے واسطے بولا جائے۔

(۵) **عطفِ بیان**۔ مَولوی محمدؐ حُسین آزاد۔ آزاد اُن کا تخلّص ہے۔ پہلے مَولوی صاحب کا نام ہے پھر تخلّص ہے۔ پس آزاد (عطفِ بیان) تابع۔ مَولوی محمدؐ حُسین (مُبیّن) متبُوع ہے۔

عطفِ بیان۔ ایک شئے کے نام کی توضیح اُسی کے دُوسرے مشہُور نام سے کرنے کو عطفِ بیان کہتے ہیں۔ جیسے مَولوی محمدؐ حُسین آزاد۔ ظہیرُ الدّین بابر۔ جلالُ الدّین اکبر۔

تابع مُہمل

جھُوٹ مُوٹ نہ کہو۔ نہیں جی! سچ مچ مَیں گھر گیا تھا۔

تم جانتے ہو کہ اِن فقروں میں **مُوٹ** اَور **مچ** مُہمل ہیں۔ یعنی اِن کے معنی کچھ نہیں۔ **جھُوٹ** اَور **سچ** کے پیچھے یُونہی آ گئے ہیں۔ اِس لئے اِن کو **تابع مُہمل** کہتے ہیں۔ اِن کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ جیسے روٹی ووٹی کھاؤ۔

پانی وانی رہیو۔ دال ڈُنکا چن لو۔ میلے کچیلے نہ رہو۔ اکثر داؤ مجہوُل لگاتے ہیں۔ جیسے روٹی ووٹی۔ پانی وانی ۔

بدل اَور عطفِ بیان میں فرق ۔ بدل اَور مُبدل مِنہٗ دونو سے ایک ہی مقصُود نہیں ہوتا۔ مثلاً موتی میرا بیٹا۔ میرا بیٹا تو دُوسرے بیٹے کو بھی کہہ سکتا ہُوں۔ مگر جلالُ الدّین اَور اکبر دونو ایک ہی ہیں ۔

بدل اَور صِفت میں فرق یہ ہے کہ بدل اپنے مُبدل مِنہٗ پر بولا جا سکتا ہے۔ صِفت نہیں بولی جا سکتی۔ دُوسرے بدل اپنے مُبدل مِنہٗ کو ہر طرح سے ظاہر کرتا ہے۔ صِفت صِرف اُس کو کسی خوُبی کو۔ مثلاً دُودھ کی بجائے ہم سفید نہیں بول سکتے سفید۔ صِرف اُس کی سفیدی کو بتاتا ہے۔ اُس کی چکنائی اَور ماہیّت وغیرہ کو نہیں ۔

خاتمہ

لڑکو! ہم خیال کرتے ہیں کہ اب تم علمِ نحو کی تعریف اور غرض وغیرہ بخوبی سمجھ گئے ہو گے۔

بھلا موہن لال نحو کی تعریف تو بیان کرو۔

نحو کی تعریف۔ نحو[1] وہ علم ہے۔ جس کے ذریعے کلموں کے صحیح کلام بنا سکیں۔ اور کلموں کا باہمی تعلق بتا سکیں۔ مثلاً گھر۔ کتاب۔ میں۔ پڑھو۔ چل کر کلموں سے "گھر میں چل کر کتاب پڑھو" کلام بنا لیا۔ اور ان میں باہمی تعلق یہ ہے:

ترکیب

چل کر ... معطوف علیہ	فعل با فاعل	فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا
پڑھو ... معطوف		
میں ... جار	متعلق فعل	
گھر ... مجرور		
کتاب ... مفعول		

شاباش! شاباش!

اچھا محمود! تم بتاؤ کہ علمِ نحو سے غرض کیا ہے؟

غرض۔ علمِ نحو سے یہ غرض ہے۔ کہ انسان کلام کی غلطیوں سے بچے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ بھائی میری

---

[1] نحو کے لغوی معنی طریقہ۔ رستہ۔ علم۔ کسی چیز کو کما حقہ، جاننا۔

کی گھوڑا اچھا گئے چوری۔ تو ہم سُنتے ہی کہ دینگے کہ یہ کلام غلط ہے۔ یُوں چاہیئے۔ میرے بھائی کا اچھا گھوڑا چوری گیا ٭

آفرین! آفرین!

موتی! عِلمِ صرف اور عِلمِ نحو کا مُقابلہ کرو ٭

عِلمِ صرف میں کلمے کا بیان ہُوا کرتا ہے۔ اور کلمہ مُفرد ہوتا ہے۔ نحو میں مُرکب کا بیان ٭

حامد! مُرکب کی قِسمیں بتاؤ:۔

مُرکب کی دو قِسمیں ہیں (۱) مُرکب مُفید یا کلامِ تام یا جُملہ۔ (۲) مُرکب غیر مُفید یا کلامِ ناقص

دُرگا! مُرکب غیر مُفید کی قِسمیں کون کون سی ہیں؟

مُرکب غیر مُفید کی چار قِسمیں ہیں۔ (۱) مُرکبِ اِضافی (۲) مُرکبِ توصیفی (۳) مُرکبِ اِمتزاجی (۴) مُرکبِ تعدادی۔

حامد! تم مُرکب مُفید کی قِسمیں بیان کرو ٭

مُرکب مُفید کی لفظ کے لحاظ سے دو قِسمیں ہیں (۱) جُملۂ اِسمیہ۔ (۲) جُملۂ فِعلیہ ٭

جُملۂ اِسمیہ۔ جس میں مُسند اِلیہ اور مُسند دونو اِسم ہوں۔ جیسے دُود سفید ہے ٭

جُملۂ فِعلیہ۔ جس میں مُسند الیہ اِسم ہو۔ اور مُسند فِعل ہو۔ جیسے محمُود پڑھتا ہے ٭

مُسند اِلیہ۔ جس کی نِسبت کچھ کہا جائے ٭
مُسند۔ جو کچھ کہا جائے ٭

مثلاً دُود سفید ہے۔ اِس میں دود مُسند اِلیہ ہے اور سفید مُسند ٭

صِفت کی رُو سے جُملے کی دو قِسمیں ہیں۔ (۱) خبریّہ (۲) اِنشائیہ ٭

معنوں کے لحاظ سے جُملے کی مشہور قِسمیں

جُملۂ نِدائیہ۔ قسمیّہ۔ شرطیّہ۔ معطوفہ۔ مُعلّلہ۔ بیانیہ مُعترِضہ ٭

یہ سب مُرکّباتِ ناقِص جُزوِ جُملہ ہو جاتے ہیں

اِشارہ مُشار اِلیہ۔ صِلہ موصول۔ مُضاف مُضاف اِلیہ صِفت موصوف۔ معطوف معطوف علیہ۔ حال ذُوالحال مُستثنیٰ مُستثنیٰ مِنہُ۔ عدد معدود۔ تمیز مُمیّز۔ تاکید مؤکّد بدل مُبدل مِنہُ۔ مُبیّن عطفِ بیان ٭

اِسم کے خواص

مُسند اور مُسند اِلیہ ہو سکتا ہے۔ اور مُذکّر۔ مؤنّث واحِد۔ جمع۔ مُضاف۔ مُضاف اِلیہ۔ صِفت۔ موصوف مُنادےٰ۔ منسُوب۔ فاعِل۔ مفعُول۔ مُبتدا۔ خبر ٭

فِعل کے خواص

مُشتق ہوتا ہے۔ زمانہ پایا جاتا ہے۔ مُسند ہو سکتا ہے۔ فاعِل یا فاعِل اور مفعُول دونو کو چاہتا ہے۔

اس میں ضمیر مُستتر ہوتی ہے ؛

حرف کے خواص

اِسموں اَور فِعلوں کا جوڑ توڑ کر دیتا ہے - خُود جُملے کا کوئی حِصّہ نہیں ہو سکتا ؛

اِضافت کے خواص

(۱) اگر مُضاف اِلَیہ معرفہ ہو - تو اِضافت سے مُضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے - جَیسے لاہور کا قلعہ - قلعہ نکِرہ تھا - اِضافت سے معرفہ ہوگیا ؛

(۲) اگر مُضاف اِلَیہ نکِرہ ہو - تو اِضافت سے مُضاف میں کوئی خصُوصِیّت آ جاتی ہے - جَیسے کُتّے کا مُنہ اِضافت سے خاص ہوگیا ؛

حقیقی اَور مجازی معنی

گدھا بوجھ اُٹھاتا ہے - یہاں لفظ گدھا سے حقیقی معنی لئے گئے ہیں "وُہ گدھا ہے" یہاں لفظ "گدھا" سے مجازی معنی لئے ہیں - یعنی بے وُقوف ؛

بے اَور نا کا اِستعمال

"بے" اِسم پر آتا ہے - جَیسے بے سمجھ - بے ڈھب اَور بے وُقُوف - اَور "نا" صِفت پر آتا ہے - جَیسے نالائق - نامُناسِب - نامعقُول ؛

لفظوں کا صُورت بدلنا

تم کو معلُوم ہو جائیگا کہ بعض چیزیں ایک مُلک میں ہوتی ہیں۔ دُوسرے مُلک میں اُن کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا۔ اگر کچھ ہوتی ہَیں۔ تو اُن کی صُورت شکل اَور نام کچھ اَور ہی ہوتے ہیں۔ مثلاً المارِی۔ بوکس ڈسک۔ یہ انگریزی نام ہَیں۔ ہم اپنی زبان میں اِن سب کو صندُوق ہی کہیں گے۔ پس جب اَیسی چیزیں دُوسرے مُلک میں آتی ہیں۔ تو اُن کے نام مُلک کی آب و ہوا کے اثر سے اَور کے اَور ہی ہو جاتے ہیں مثلاً سٹیمپ۔ کورٹ۔ اب عام لوگ پہلے اِسم کو اسٹام اَور دُوسرے کو کوٹ کہتے ہیں۔ پس جب کِسی اَور مُلک کا لفظ ہندی صُورت اِختیار کرتا ہے۔ تو اُس کو مہند کہتے ہَیں۔ یعنی ہندی کیا گیا۔ جَیسے اِسٹام کوٹ اَور جو لفظ فارسی صُورت اِختیار کرلے۔ اُس کو مفرس کہتے ہَیں۔ یعنی فارسی بنایا گیا۔ جَیسے چھپڑ سے چپڑ اَور جو لفظ عربی صُورت بدل لے۔ اُس کو مُعرب کہتے ہَیں یعنی عربی بنایا گیا۔ جَیسے پیل سے فیل۔ اِسی طرح سے جب کِسی زبان کا لفظ یُورپ یا امریکہ وغیرہ میں جا کر بگڑیگا۔ اُس کا زبان میں کوئی اَیسا ہی نام رکھ لیں گے۔

مہند جو لفظ ہندی صُورت پکڑے مُفرّس جو فارسی صُورت بدل لے مُعرب جو عربی صُورت اِختیار کرے۔

ترکیب

ترکیب کے لُغوی معنی مُرکب کرنا - بنانا - مِلانا -
جیسے گھی - مِیٹھے - میدہ پانی وغیرہ سے حلوا بنایا جاتا
ہے - اِسی طرح کئی قِسم کے کلموں کو مِلا کر کلام بناتے
ہیں ؛

قواعِد میں ترکیب دو طرح کی ہوتی ہے - ایک یہ
کہ کِسی جُملے کے تمام کلِمات کا آپس میں تعلّق بتانا
اور جُملہ بنانا - جیسے زمین آفتاب کے گِرد پھرتی ہے
ترکیب - پھرتی ہے فِعل - زمین فاعِل - آفتاب مُضاف
اِلَیہ کے حرفِ اِضافت - گِرد مُضاف - مُضاف اِلَیہ
اور مُضاف مِل کر مفعُول فِیہ - پس فِعل فاعِل اور مفعُول
فِیہ سے مِل کر جُملۂ فِعلیہ ہُوا - اِس کو نحوی ترکیب
کہتے ہیں - یعنی یہ ترکیب نحو کی رُو سے ہے ؛
دُوسرے کبھی یہ بھی پُوچھا کرتے ہیں کہ اِس جُملے کی
صرفی ترکیب کرو - یعنی صرف کی رُو سے ترکیب
کیا ہے ؟ مذکُورہ بالا جُملے کی صرفی ترکیب یہ ہوگی
پھرتی ہے - فِعل حال صِیغۂ مُؤنّث واحِد غائب
زمین اور آفتاب دونو اِسم معرِفہ - کے حرفِ اِضافت
گِرد ظرف - پس ترکیب میں اِن دونو باتوں کا
خیال رکھنا چاہیئے ؛

باہتمام لالہ موتی رام منیجر مفیدعام پریس واقع چیٹرجی روڈ لاہور میں چھپی اور رائے صاحب
لالہ سوہن لعل پروپرائیٹر رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز لاہور نے شائع کی ۱۹۳۷ء

نمبرِ شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حرفِ مکسور کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھّا گیا۔ اوّل یاے مجہول کے ماقبل۔ دُوسرے یاے معرُوف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر۔ دے۔ دی +
۸	حرفِ مضمُوم کے بعد اگر واوِ مجہُول نہیں ہے۔ اُس پر پیش لکھّا گیا +	شُکر
۹	واوِ معرُوف کے ماقبل پیش لکھّا گیا +	دُور
۱۰	واوِ مجہُول کے ماقبل پیش نہیں لکھّا گیا +	زور
۱۱	الِف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اُس پر جزم لکھّا گیا +	صبْر
۱	اِستفہام کی علامت	?
۲	ندا۔ تعجّب۔ حسرت۔ دُعا۔ قسم۔ خُوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	-
۴	پُورے وقفے کی علامت	+

ہدایت۔ جہاں پُورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیرنا چاہیے۔ باقی جگہ کم +